رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إن الله احتجر التوبة على كل صاحب بدعة) ترجمہ: اللہ تعالی نے ہر بدعتی کیلئے توبہ کرنا مشکل بنادیا ہے۔

کیا بدعتی اور نفس پرست اسلام کیلئے یہود ونصاری اور مجوس سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہیں؟!

تالیف:

عبدالرحمن بن نایف بن مطر اسلمی شمری

مترجم:

ڈا/ اجمل منظور المدنی

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين، وبعد:

علمائے اہل سنت والجماعہ کا اجماع ہے کہ بدعات اور بدعتیوں سے آگاہ کرنا اور ان سے لوگوں کو ڈرانا بڑے واجبات اور نیکیوں میں سے ہے۔ بطور خاص دور حاضر میں؛ کیونکہ اس وقت اہل بدعت کی کثرت ہے اور لوگ انکے انحرافات اور خامیوں سے ناواقف ہیں۔

اہل بدعت پر نکیر، ان سے آگاہ کرنا اور ان پر رد کرنا سنت مطہرہ اور روشن دلائل ہی سے ممکن ہے۔

امام ابن بطہ عکبری (ت ۳۸۷ھ) رحمہ اللہ نے یہ کہا کہ حق کو باطل راستے سے تلاش کرنا باطل ہے، اور سنت پر بدعتی راستے سے عمل کرنا بدعت ہے۔ (الابانہ الکبری: ۱/ ۲۸۲)۔

بدعات اور اہل بدعت کی سنگینی اور خطرناکی کی وجہ سے اہل علم نے باقاعدہ ان کے رد میں کتابیں لکھی ہیں جن میں اہل بدعت اور انکے بدعتی طریقوں سے ڈرایا اور آگاہ کیا ہے۔

جس طرح کہ امام آجری (ت ۳۶۰ھ) نے اپنی عظیم کتاب الشریعہ (۱/ ۳۵) میں باب ذکر الامر بلزوم الجماعہ کے اندر کہا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ نفس پرستوں کی تقسیم کئی اعتبار سے کی جاتی ہے:

کچھ لوگوں نے انکی تقسیم انکی پیدائش اور خروج کے اعتبار سے کی ہے جیسے کہ خوارج سے آغاز کرتے ہیں۔

کچھ لوگوں نے انکی تقسیم معاملے کے ہلکا اور مشکل ہونے کے اعتبار سے کی ہے چنانچہ وہ مرجئہ سے انکا آغاز کرتے ہیں اور جہمیہ پر ختم کرتے ہیں۔ جیسا کہ اکثر اصحاب احمد نے کیا ہے، مثال کے طور پر آپ ہی کے بیٹے عبد اللہ، امام خلال اور ابن بطہ وغیرہ۔ اسی طرح ابو الفرج مقدسی۔

دونوں لوگ جہمیہ پر ختم کرتے ہیں؛ کیونکہ یہ بدعت میں سب سے غلیظ ہوتے ہیں، جیسے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب الصحیح کے اندر کتاب الایمان والرد علی المرجئۃ سے آغاز کیا اور کتاب التوحید والرد علی الزنادقۃ والجھمیۃ پر ختم کیا۔ (مجموع الفتاوی: ۱۳/ ۴۹)۔

میں کہتا ہوں کہ اسی طرح شیخ الحنابلہ امام احمد بن ہارون خلال (ت ۳۱۱ھ) نے (ما یبتدأ بہ من طاعۃ الامام وترک الخروج علیہ) سے آغاز کیا ہے۔ (کتاب السنہ: ۱/ ۲۷)۔

*علماء امت کے اقوال اور انکے استدلالات:

اس علمی بحث کی طرح آج تک کسی نے کوئی بحث نہیں لکھی ہے، اسلئے اسکے انکار میں عجلت نہ دکھائیں؛ کیونکہ ہر عالم سے بڑھ کر ایک عالم ہے۔ میرا مقصد یہ ہیکہ اس موضوع پر

آج تک کسی نے قلم نہیں اٹھایا ہے۔

حجت دلیل و برہان سے مانی جائے گی نہ کہ شیطانی وسوسوں سے، اس لئے اس بحث کے اندر بطور خاص اچھی طرح غور و فکر کریں اور انصاف و حکمت کے ساتھ اپنے قلب و ذہن کا استعمال کریں۔

جان لیں- اللہ آپ لوگوں کو فتنوں سے محفوظ رکھے-:

آغاز اسلام ہی سے اہل علم کی طرف سے بدعتیوں کے خلاف جتنی کتابیں لکھی گئیں، رسالے مدون کئے گئے اور انکے خلاف فتاوے دیئے گئے وہ کئی گنا زیادہ ہیں ان کتابوں اور رسالوں کے مقابلے جو یہود و نصاری اور مجوس کے خلاف لکھے گئے ہیں۔

سوال یہ ہیکہ آخر ایسا کیوں ہے؟

جواب: کیوں کہ اہل کتاب یہود و نصاری اور مجوس کا معاملہ بالکل واضح ہے، کسی پر ملتبس اور مشکوک نہیں ہے، جبکہ اہل بدعت اور نفس پرستوں کا معاملہ آج ایسے ہی ہے جیسے کہ دور نبوی میں اہل نفاق کا معاملہ تھا، جن کے بارے میں اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں بلکہ انکا معاملہ مشکوک اور ملتبس ہے۔

اسی لئے علمائے امت نے ان اہل بدعت کے خلاف زیادہ لکھا اور اپنی کتابوں میں ان سے آگاہ کیا، لوگوں کو ان سے ڈرایا اور انہیں جم کر ایکسپوز کیا۔ چنانچہ اہل سنت والجماعہ کے اعتقاد کی کتابوں میں سے کوئی ایسی کتاب نہیں ہوگی جس میں اہل بدعت کا ذکر نہ ہو،

انکی قسموں، نشانیوں اور انکے ساتھ تعامل کی کیفیت نہ بتائی گئی ہو۔



*سب بری مخلوق بدعتیوں کی ہے:

خوارج کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دوزخی کتے ہیں، آسمان کے نیچے یہ سب سے زیادہ برے مقتول ہیں، وہ سب سے بہتر مقتول ہے جسے یہ قتل کریں۔(سنن ترمذی:۳۰۰۰)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خوارج کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ یہ اللہ کی مخلوقات میں سب سے بری مخلوق ہیں۔(صحیح مسلم:۲۵۱۸)۔

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے تعلق سے ایسی باتیں کہی ہیں جو اہل کفر کے بارے میں بھی نہیں کہی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ) ترجمہ: دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کا (عذاب الہی سے) قتل ہوا تھا کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔(صحیح بخاری:۳۳۴۴)۔

میں کہتا ہوں کہ خوارج کے تعلق سے یہ سب سے سخت ترین حدیث ہے، اللہ کی ان پر لعنت ہو، جنہوں نے کبار اور افضل ترین صحابہ کا قتل کیا جو انبیاء ورسل کے بعد افضل ترین

مخلوق ہیں۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہود ونصاری اور مجوس یا دوسرے کفار نے قتل نہیں کیا تھا بلکہ انہیں نفس پرستوں، بدعات اور گمراہیوں کے سرغنہ نے قتل کیا تھا۔

امام ابن بطہ عکبری نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈبل داماد تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے خلیفہ راشد تھے، انبیاء ورسل کی پوری تاریخ میں ایسا کوئی شخص نہیں گزرا ہے جو کسی نبی کا ڈبل داماد بن سکا ہو۔ یہ اعزاز اور شرف صرف اور صرف سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملا ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں سے شادی کی تھی اور اسی لئے آپ کو ذوالنورین کا لقب ملا ہے۔(الابانہ الکبری: ۲/ ۵۳۸)۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خوارج کھ بارے میں مزید فرمایا:(فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللَّهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ) ترجمہ: جو انہیں پائے قتل کردے، اس لیے کہ ان کا قتل قاتل کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعث اجروثواب ہے۔(سنن ابن ماجہ:۱۶۸)۔

اسی طرح مسند احمد کی ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ان خوارج سے قتال کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے اندر وارد ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جو انہیں قتل کرے اور ان لوگوں کیلئے بھی خوشخبری ہے جنہیں یہ قتل کریں۔ (مسند احمد: ۳۸۳۱)۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں یہود ونصاری اور مجوس یا دیگر کفار کے بارے میں نہیں کہی ہے بلکہ ان باتوں کا چوتھائی حصہ بھی نہیں کہا ہے، یہ باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس پرستوں، بدعتیوں اور گمراہوں کے بارے میں کہی ہیں۔ کیونکہ دین اسلام اور مسلمانوں پر کفار کے مقابلے ان کا خطرہ اور نقصان کہیں زیادہ ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: خوارج بد دین اور بہت بدترین لوگ ہیں، اس روئے زمین پر میں ان سے زیادہ برا کسی کو نہیں جانتا۔ (کتاب السنہ للامام خلال: ۱/ ۸۵)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج سے قتال کرنے کا حکم دیا ہے جوکہ صحیح احادیث میں موجود ہے، اور جو اس طرح کی حدیثیں مروی ہیں کہ یہ اس روئے زمین کے سب سے برے مقتول ہیں، اور وہ سب سے اچھے مقتول ہیں جنہیں یہ قتل کریں تو یہ سب صحیح روایات ہیں جنہیں ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، اور یہ حدیثیں سنن ترمذی وغیرہ میں موجود ہیں۔

ان سب احادیث کا ماحصل یہی ہے کہ دیگر تمام لوگوں کے مقابلے مسلمانوں کیلئے

زیادہ بھیانک اور خطرناک ہیں؛ کیونکہ مسلمانوں کے لئے ان سے زیادہ برے اور خطرناک یہود ونصاری بھی نہیں ہیں۔ اسلئے کہ یہ ہر اس مسلمان کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں جو انکی فکر کی موافقت نہ کرے، وہ اسکی تکفیر کر کے اسکے جان و مال کو حلال کر لیتے ہیں، اور اسے یہ دین سمجھتے ہیں یہ انکی جہالت اور گمراہ کن بدعت کا نتیجہ ہے۔ (منہاج السنہ: ۵ / ۲۴۸)۔

آپ نے مزید کہا: ابن عقیل نے اپنے شیخ ابوالفضل ہمدانی رحمہ اللہ سے کہا: بدعتی اور حدیث گڑھنے والے کذاب مسلمان کیلئے ملحدین سے بھی زیادہ خطرناک ہیں؛ کیونکہ ملحدین اسلام کو باہر سے نقصان پہونچاتے ہیں جبکہ یہ لوگ اسلام کو اندر سے نقصان پہونچاتے ہیں۔ اس طرح انکی مثال ان لوگوں کی ہے جو شہر اور ملک کو اندر ہی سے برباد کرتے ہیں، جبکہ ملحدین کی مثال بیرونی دشمنوں کی ہے جو ملک یا شہر کا محاصرہ کرتے جن پر ہر شہری کی نظر ہوتی ہے۔ جبکہ یہ لوگ اندر سے ملک کو کھوکھلا کرتے ہیں اور دھیرے دھیرے سارے قلعے تباہ کر دیتے ہیں، اس طرح یہ مسلمانوں کے لئے ان کے مقابلے کہیں زیادہ خطرناک ہیں جو ان کے ساتھ گھل مل کر نہیں رہتے ہیں۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول: ۲ / ۳۲۹)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا کہ اور یہ معلوم ہے کہ قرامطہ یہود ونصاری اور مجوس سے بھی زیادہ بھیانک اور خطرناک ہیں مسلمانوں کیلئے بلکہ یہ بت پرست کفار سے بھی زیادہ

برے ہیں۔(البدایہ والنہایہ:۱۵/ ۴۱)۔

تابعی فقیہ امام نخعی رحمہ اللہ نے مرجئہ کے بارے میں کہا:(واللہ إنھم أبغض إلی من أھل الکتاب) ترجمہ: اللہ کی قسم! یہ لوگ میرے نزدیک اہل کتاب یہود ونصاری سے بھی زیادہ مبغوض ہیں۔(الطبقات لابن سعد:۸ / ۳۹۲)۔اسکی سند صحیح ہے۔

(میں کہتا ہوں: امام نخعی نے اس سے مرجئہ الفقہاء کو مراد لیا ہے،لیکن اگرآپ مرجئہ الجہمیۃ کو دیکھ لیتے تو پھر کیا کہتے ان کے تعلق سے!!! محشی۔)

ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ باطنی قرامطہ زندیق تھے، یہ دل میں رفض وتشیع (اہل بیت سے محبت اور صحابہ دشمنی) کو بطور آڑ استعمال کرتے تھے، جب کہ الحاد اور بد دینی کو دل میں چھپاتے تھے، اور خود کو اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا خاندان سب ان سے بری ہیں۔نہ ہی نسبی طور پر اور نہ ہی دینی طور پر انکا کوئی ان سے تعلق ہے۔یہ قرامطہ اہل علم اور اہل ایمان کو قتل کرتے تھے، بلکہ ملحدین، مشرکین اور کفار کو چھوڑ دیتے تھے، اسی لئے جب ہلاکو کے وزیر، ملحد اور شرک وکفر کے رسیا نصیر الدین طوسی کو اہل ایمان کے خلاف موقع ملا تو اس نے دل کھول کر ان سے انتقام لیا، اور جلد فوج کے ذریعے مسلمانوں کا خوب قتل کروایا، حتی کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو بھی قتل کر دیا، قاضی، عالم، فقیہ، محدث کسی کو نہیں چھوڑا، صرف فلاسفہ، نجومی، جادوگر اور ماہرین طبیعات کو چھوڑا جن کا دین سے کوئی ربط نہیں ہوتا، اور مساجد ومدارس کے اوقاف

کو انہیں لوگوں کی طرف منتقل کردیا اور انہیں اپنا خاص بنا لیا۔ (اغاثۃ اللھفان: ۲/ ۱۰۱۴)۔

مورخ یمن قاضی حسین بن احمد عرشی (ت ۱۳۲۹ھ) نے کہا کہ جان لیں! باطنیہ-اللہ انہیں رسوا کرے-مسلمانوں کیلئے بت پرست کفار سے بھی زیادہ بھیانک اور خطرناک ہیں، انہیں باطنیہ اسی لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کفر کو چھپاتے ہیں اور اسلام کو ظاہر کرتے ہیں، اور یہ اس وقت تک اپنے کفر والحاد کو چھپا کر رکھتے ہیں جب تک اسکے اظہار کا انہیں موقع نہیں ملتا، یہ بالاتفاق ملحد ہیں۔

(الانحرافات العقدیہ والعلمیہ فی القرنین الثالث عشر والرابع عشر الھجر یین، تالیف: علی بن بخیت زھرانی، ۵۶۴)۔

علامہ تقی الدین ہلالی مراکشی (ت ۱۴۰۷ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ امت محمدیہ جوکہ سب سے افضل امت ہے اس پر موجودہ دور میں سب سے بڑی مصیبت اور آزمائش قادیان کے دجال کی سے آئی ہے، جسکا نام غلام احمد پنجابی قادیانی ہے، اسکے پیروکار دین اسلام کے خلاف صریح جھوٹ اور بہتان تراشی کرتے ہیں، اور بدترین قسم کی افترا پردازی کرتے ہیں، اس قدر بہتان تراشی کسی نے نہیں کی ہوگی، اور اس نے جو حدیث نقل کی ہے اور اس میں جو تحریف کی ہے اس طرح تو یہود نے بھی اللہ کے کلام میں تحریف نہیں کی ہوگی، یعنی اسلام کے خلاف یہ اس قدر مکروسازش کرتے ہیں کہ اسقدر سازش کرنے سے یہود ونصاری

بھی عاجز آجائیں ۔(سب القادیانیین للاسلام،ص ۵)۔



* اہل کتاب کا کھانا اور بدعتی:

امام فضیل بن عیاض یربوعی (ت ۱۸۶ھ) نے کہا: میں یہود ونصاری کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں یہ میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اس سے کہ میں کسی بدعتی کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں، کیونکہ جب میں یہود ونصاری کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں گا تو اس وقت میری اقتداء کوئی نہیں کرے گا، لیکن جب کسی بدعتی کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں گا تو اس وقت لوگ میری اقتداء کریں گے، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اور بدعتیوں کے بیچ میں کوئی آہنی قلعہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء: ۸ / ۱۰۳)، امام فضیل بہت بڑے فقیہ موثوق محدث گزرے ہیں، آپ کبار تبع تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ احمد بن یونس نے کہا کہ اگر کوئی یہودی بکری ذبح کرے اور کوئی رافضی بکری ذبح کرے تو میں یہودی کا ذبیحہ کھالوں گا مگر رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاؤں گا؛ کیونکہ یہ مرتد ہے۔

اسی طرح ابو بکر بن ہانی نے کہا کہ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے، اسی طرح کسی مرتد کا بھی ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے، جبکہ اہل کتاب کا ذبیحہ کھانا جائز ہے، کیونکہ روافض اور قدریہ مرتد کے حکم میں ہیں، اور اہل ذمہ اپنے دین پر قائم رہیں گے ان سے جزیہ لیا جائے گا۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ص ۵۷۰)۔

امام وکیع بن جراح نے کہا کہ جہمیہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ مرتد ہیں۔

(کتاب السنہ لعبداللہ بن احمد بن حنبل: ص ۴۲)۔

اوراسی طرح کا قول امام بخاری سے بھی مروی ہے۔اسکے لئے دیکھیں آپ کی کتاب خلق افعال العباد۔

جلیل القدر تابعی امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے قدریہ کا ذبیحہ مکروہ سمجھتے تھے۔ (شرح اصول اعتقاد اهل السنہ والجماعہ للالکائی: ۴/ ۸۰۶)۔

امام احمد بن حنبل (ت ۲۴۱ھ) رحمہ اللہ نے کہا: معتزلہ کا اس بات پر اجماع ہیکہ اگر کوئی ایک دانہ بھی چوری کرلے تو وہ کافر ہے، اسکی بیوی اس سے جدا ہوجائے گی۔ایسی بات کہنے والے معتزلہ کفار ہیں، انکا حکم یہ ہے کہ ان سے بات نہ کی جائے، انکا ذبیحہ نہ کھایا جائے، ان سے شادی بیاہ نہ کی جائے اور نہ ہی انکی گواہی قبول کی جائے یہاں تک کہ یہ توبہ کرلیں۔(اصول السنہ، عادل غامدی، ص ۳۶۶)۔

* میں کہتا ہوں کہ سلف صالح نے ہمیں بدعتیوں کے تعلق سے درج ذیل امور سے متنبہ کیا ہے:

بدعتیوں کی صحبت سے۔

انکے ساتھ بیٹھ کر کھانے سے۔

انکے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے۔

ان سے سلام کرنے سے اور انکے سلام کا جواب دینے سے۔

ان کی زیارت کرنے سے۔

انکی عیادت کرنے سے۔

ان سے رشتہ قائم کرنے سے۔

انکا راستہ کاٹنے سے، یعنی جس راستے پر وہ چلیں اس راہ کو چھوڑ دینے سے۔

انکی طرف نظر کرم سے دیکھنے سے۔

انکا پڑوس بننے سے۔

انکی باتیں سننے سے۔

اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں جن سے سلف صالح نے ہمیں آگاہ کیا ہے۔

آپ غور کریں گے تو پائیں گے کہ مذکورہ امور میں اکثر اہل کتاب یہود ونصاری کے ساتھ جائز ہیں جبکہ بدعتیوں کے حق میں منع کر دیا گیا ہے۔



* کافر اور بدعتی کا توبہ:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إن الله احتجر التوبة على كل صاحب بدعة) ترجمہ: اللہ تعالی نے ہر بدعتی کیلئے توبہ کرنا مشکل بنا دیا ہے۔ (الضیاء فی المختارہ: ۶ / ۷۲، البانی نے اسے صحیح کہا ہے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کہا: (إن الله حجب التوبة عن كل صاحب بدعة) ترجمہ: یقینا اللہ نے ہر بدعتی کیلئے توبہ اور اسکے درمیان پردہ حائل کر دیا ہے۔ (کتاب السنہ لابن ابی عاصم، حدیث: ۳۷، البانی نے اسے صحیح کہا ہے)۔

علامہ ابن مفلح رحمہ اللہ نے کہا کہ مروذی کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سامنے یہ حدیث پیش کی گئی کہ یقینا اللہ نے ہر بدعتی کیلئے توبہ اور اسکے درمیان پردہ حائل کر دیا ہے۔ پھر اسکے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہیکہ بدعتی کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، اور نہ ہی ایک بدعتی کیلئے توبہ کی راہ ہموار کی جاتی ہے۔

اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مرتبہ قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی گئی: (إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ) ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو جدا جدا کرلیا اور کئی گروہ بن گئے، تو کسی چیز میں بھی ان سے نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے، پھر وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

(الأنعام:۱۵۹)۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد اہل بدعت اور خواہشات نفس کے بندے ہیں، ان کیلئے توبہ نصیب نہیں ہے۔

شیخ تقی الدین ہلالی مراکشی رحمہ اللہ نے کہا کہ کیونکہ ایک بدعتی اس طرح اس بدعت کو عقیدہ اور دین سمجھ کر اپنا لیتا ہے کہ اسکی مخالفت کرنے والے کی دلیل وہ دیکھتا ہی نہیں، اسی وجہ سے اسے حق کی معرفت نہیں ہو پاتی، اور اسی لئے سلف نے کہا کہ بدعت ابلیس کے نزدیک معصیت سے زیادہ محبوب ہے۔ اور ایوب سختیانی وغیرہ نے کہا کہ بدعتی اپنی بدعت سے رجوع نہیں کرتا ہے۔ (الآداب الشرعیہ:۱/۸۹)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ نفس پرست بدعتی اپنی بدعت اور خواہشات نفس سے شدید محبت کرتے ہیں؟ تو فرمایا: کیا تم اللہ کا یہ قول بھول گئے جس میں ارشاد باری تعالی ہے:(وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ) ترجمہ: اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں اس بچھڑے کی محبت پلادی گئی۔ (البقرہ: ۹۳)۔ یا اسی طرح کی بات کہی۔ (مجموع الفتاوی: ۱۰/ ۱۷۰)۔

عطاء بن مسلم خراسانی (ت ۱۳۵ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالی بدعتی کو توبہ کی توفیق

نہیں دیتا۔(حلیۃ الاولیاء:۵ / ۱۹۸)۔

علمائے امت بدعتی کے توبہ کے بارے میں اس قدر متنبہ کرتے تھے کہ اتنا وہ کسی کافر کے اسلام لانے یا فاسق کے توبہ کے بارے میں نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ بدعتی دھوکے باز، غدار اور مکار ہوتے ہیں، جیسا کہ بدعتی غیلان قدری کے واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اسے خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے سزا کی دھمکی دی تو اس نے کہا: الٰہی! میں اندھا تھا تو نے مجھے بصارت نصیب کی، میں بہرا تھا تو نے مجھے سماعت دی، میں گمراہ تھا تو نے مجھے ہدایت دی۔تو عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ تیرا بندہ غیلان سچا ہے تو ٹھیک ورنہ اسے محروم کردے، یہ سن کر اس نے تقدیر کے تعلق سے بات نہیں کی، جب عمر بن عبد العزیز کا انتقال ہوگیا اور خلافت ھشام کے پاس آگئی، تو وہ تقدیر پر کلام کرنے لگا، یہ سن کر ہشام نے اسکا ہاتھ کٹوادیا، ایک آدمی کا اس سے گزر ہوا دیکھا کہ مکھی اس کے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی ہے تو اس نے کہا: اے غیلان! یہ تو تقدیر میں لکھا تھا۔تو اس نے کہا: تم نے جھوٹ کہا، اللہ کی قسم یہ کوئی تقدیر میں ہے، یہ سن کر ہشام نے اسے سولی دے دی۔(الابانۃ الکبری لابن بطہ:۱ / ۸۴۵)۔

سلام بن ابی مطیع نے کہا کہ سعید نے ایوب سختیانی نے کہا کہ اے ابوبکر! عمرو بن عبید نے اپنے قول سے رجوع کرلیا ہے، سلام کہتے ہیں کہ لوگ اس وقت یہی کہتے تھے کہ عمرو نے رجوع کرلیا ہے، یہ سن کر ایوب نے کہا کہ اس نے رجوع نہیں کیا ہے۔کہا بالکل رجوع

کرلیا ہے، بلکہ کئی بار کہا تو اس پر ایوب نے کہا کہ تم نے اس کا قول اس حدیث کے بارے میں نہیں سنا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتی ہے۔اس حدیث کے بارے میں اس نے کہا کہ یعنی وہ کبھی نہیں واپس آئیں گے۔(کتاب السنہ لعبداللہ بن احمد بن حنبل،ص ۳۹۸)۔

علامہ ابن مفلح رحمہ اللہ نے کہا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بروایت مروذی فرماتے ہیں کہ جب ایک بدعتی توبہ کرتا ہے تو اسکی توبہ کو ایک سال کیلئے موخر کر دیا جائے تا کہ اسکی توبہ صحیح ہوجائے، اور اسکے لئے ابراہیم تیمی کی اس روایت سے سدے دلیل کرتے تھے کہ صحابہ نے صبیغ بن عسل کے مسئلے میں ایک سال تک موخر کیا تھا بایں طور کہ ایک سال تک اس کا بائیکاٹ کیا گیا، پھر اسکے بعد کہا گیا کہ ٹھیک ہے اب اس سے بات چیت کر سکتے ہیں مگر محتاط رہ کر۔(الآداب الشرعیہ:۱/ ۱۳۷)۔



* اہل کتاب اور بدعتی کے مابین دوستی:

علامہ ابن مفلح رحمہ اللہ نے کہا کہ ابوعلی حسین بن احمد بن فضیل بجلی کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا تو دیکھا وہاں خلیفہ وقت کا آدمی آیا ہوا ہے اور آپ سے بدعتیوں سے استعانت اور مدد لینے کے بارے میں سوال کر رہا ہے؟

تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ بدعتیوں سے مدد نہیں لی جائے گی، اس آدمی نے کہا کہ یہود ونصاری سے مدد لی جاسکتی ہے مگر بدعتیوں سے نہیں؟ تو آپ نے کہا: یہود ونصاری اپنے دین کی طرف ہمیں نہیں بلاتے ہیں جبکہ یہ بدعتی ہمیں اپنی بدعت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

دراصل آپ نے بدعتیوں سے مدد لینے سے اسلئے منع کیا کیونکہ ان سے امت کو زیادہ خطرہ ہے۔

جامع الخلال میں وارد ہوا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ بشر مریسی اور اسکے جیسے دیگر اہل بدعت اور نفس پرستوں سے مسلمانوں کے کسی بھی معاملے میں مدد لینا مناسب نہیں ہے، کیونکہ ان سے دین اسلام اور مسلمانوں پر کفار کے مقابلے خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

امام بیہقی نے مناقب احمد میں نقل کیا ہے کہ محمد بن احمد بن منصور مروذی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہاں پر خلیفہ متوکل کے چار آدمی بیٹھے ہیں اور آپ

سے سوال پوچھ رہے ہیں کہ کیا جہمیہ سے امور بادشاہت میں مدد لینا زیادہ بہتر ہے یا پھر یہود ونصاریٰ سے؟

تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ جہمیہ سے امور بادشاہت میں کسی بھی معاملے میں مدد لینا ٹھیک نہیں، خواہ کوئی بڑا معاملہ ہو یا چھوٹا، اور جہاں تک یہود ونصاریٰ کی بات ہے تو ایسے امور میں ان سے مدد لی جا سکتی ہے جن سے مسلمانوں پر ان کا تسلط لازم نہ آئے اور سلف نے ان سے مدد لی ہے۔

محمد بن احمد بن منصور مروذی نے کہا کہ یہود ونصاریٰ سے مدد لی جا سکتی ہے حالانکہ وہ کافر ہیں اور جہمی سے مدد نہیں لی جائے گی؟

تو آپ نے کہا کہ میرے بیٹے! اہل بدعت سے مسلمان دھوکہ کھا جاتے ہیں جبکہ یہود ونصاریٰ سے دھوکہ نہیں کھاتے ہیں۔

(الآداب الشرعیہ: ۱/ ۲۷۵، میں کہتا ہوں کہ اسی طرح بدعتی وزراء کے مقابلے فاسق وزرا بہتر ہیں، یہ کہ کر میں امراء وحکام کیلئے جواز ثابت نہیں کرتا بلکہ میری دعا ہیکہ اللہ انہیں نیک اور صالح وزرا نصیب کرے، بتانا صرف یہ مقصود ہے تا کہ لوگ جان لیں کہ فاسق اور کافر کے مقابلے ایک بدعتی کا خطرہ کہیں بڑھ کر ہے)۔

ایک دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ مسلمانوں کے کسی بھی معاملے میں بدعتیوں سے مدد لینا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ دین پر ان کا

خطرہ زیادہ ہے، گرچہ امیر المومنین کتاب وسنت پر کاربند ہیں اس اہل بدعت کے مخالف ہیں ۔(مناقب الامام احمد لابن الجوزی،ص ۲۵۲)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے باطنی نصیریہ کے بارے میں کہا کہ مسلمانوں کے سرحد پر یا انکے قلعوں پر یا انکی فوج میں نصیریوں سے مدد نہیں لی جائے گی کیونکہ گناہ کبیرہ ہے، یہ ایسے ہی ہوگا کہ بکریوں کی حفاظت کیلئے بھیڑیوں کو رکھا جائے۔

کیونکہ یہ مسلمانوں اور انکے حکام کے ساتھ سب سے زیادہ دھوکہ کرنے والے ہیں، اور یہ سب سے زیادہ حریص ہوتے ہیں اس بات کے کہ حکومت اور ملک تباہ ہو جائے۔

بلا شبہ اس وقت ان سے جہاد کرنا اور ان پر حدود قائم کرنا سب سے بڑی نیکی اور واجب ہے، بلکہ یہ اس جہاد سے بھی افضل ہے جس میں یہود ونصاری اور دیگر کفار ومشرکین کے خلاف لڑائی کی جاتی ہے۔کیوں کہ مسلمانوں پر کفار کے مقابلے انکا خطرہ اور نقصان کہیں زیادہ ہے۔اسی طرح دینی امور میں بھی دوسروں کے مقابلے انکا خطرہ اور نقصان کہیں زیادہ ہے۔(مجموع الفتاوی:۳۵/ ۱۵۵)۔



* بدعتیوں اور اہل کتاب سے جہاد کرنا:

امام جبلہ بن حمود بن عبدالرحمن بن جبلہ ابو یوسف صدفی (ت ۲۹۹ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ اہل شرک سے جہاد کرنے کے مقابلے روافض سے جہاد کرنا زیادہ افضل ہے۔

(ترتیب المدارک وتقریب المسالک: ۴ / ۳۷۶، یہ جبلہ بن حمود فقیہ مراکش امام سحنون کے شاگرد رشید ہیں)۔

علامہ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ نے کہا کہ خوارج سے قتال کرنا مشرکین سے قتال کرنے کے مقابلے زیادہ افضل ہے۔(فتح الباری: ۱۲ / ۳۷۲)۔

اور جب امام ابو بکر ابن النابلسی (ت ۳۶۳ھ) رحمہ اللہ سے پوچھا گیا (روافض نے پوچھا) کہ یہ سننے میں آیا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ اگر کسی کے پاس دس تیر ہوں تو اس پر واجب ہیکہ وہ ایک تیر رومیوں پر چلائے اور نو تیر بنی عبید کے پیروکاروں پر چلائے؟ تو کہا کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے!! بلکہ یہ کہا ہے کہ اگر کسی کے پاس دس تیر ہوں تو اس پر واجب ہیکہ وہ تمام تیروں کو تم پر چلائے۔ یہ جواب سن کر روافض نے آپ کو سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا۔(سیر اعلام النبلاء:۱۶ / ۱۴۹)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی طرح کا حکم ان اتحادیوں (حلول واتحاد کے قائلین) کا ہے جو کفر کے سرغنہ ہیں، انکا قتل واجب ہے، اگر یہ توبہ کرنے سے قبل گرفت میں آجائیں تو فوری طور پر انہیں قتل کرنا واجب ہے، پھر انکی توبہ قبول نہیں کی

جائے گی؛ کیونکہ یہ زندیق ہیں، یہ اسلام کو ظاہر کرتے ہیں مگر کفر اکبر کو دل میں چھپا کر رکھتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کو سزا دینا ضروری ہے خواہ وہ زندقہ کی طرف منسوب ہو یا کوئی ان کا حامی اور دفاع کرنے والا ہو یا ان زنادقہ کی تعریف کرنے والا ہو، یا انکی کتابوں کی تعریف کرنے والا ہو یا انکا تعاون کرنے والا ہو یا ان پر کلام کرنے سے کوئی برا مانتا ہو یا کوئی انکی طرف سے معذرت کرتے ہوئے کہے کہ انکا کلام تم جیسے لوگ نہیں سمجھ سکتے، کیوں کہ اس طرح کی معذرت یا تو ایک جاہل کرے گا یا پھر وہ منافق ہوگا۔

بلکہ اسے بھی سزا دی جائے گی جو ان زنادقہ کے احوال جانتا ہو اور انہیں سزا دینے میں معاون نہ بنے، کیونکہ انہیں سزا دینا ایک بڑا واجب ہے، اسلئے کہ انہوں نے بہت سارے علماء ومشائخ اور امراء وملوک کے قلوب واذہان اور انکے دین وعقیدہ کو بگاڑا ہے، بلکہ یہ فساد فی الارض کے حکم میں آئیں گے کیونکہ یہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا بہت بڑا سبب بنتے ہیں۔

اس طرح مسلمانوں کیلئے یہ بہت بڑا خطرہ اور نقصان دہ ہیں بلکہ ڈاکوؤں اور رہزنوں سے بھی بڑا جرم ہے کیونکہ یہ دینی پیمانے پر نقصان پہونچاتے ہیں جبکہ یہ ڈاکو اور رہزن دنیاوی پیمانے پر نقصان پہونچاتے ہیں۔اسی طرح انکا معاملہ تاتاریوں سے بھی زیادہ بھیانک ہے کہ وہ بھی لوگوں کا مال چھینتے ہیں مگر دین پر حملہ نہیں کرتے۔

ان کی گمراہیاں اس قدر ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا، بلکہ یہ حلولی اتحادی باطنی

قرامطہ کی طرح ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ مسلم حکومتوں کے بجائے تاتاریوں کے پاس رہنا پسند کرتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف انکی مدد کرتے ہیں۔(مجموع الفتاوی:۲/ ۱۳۲)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مزید کہا کہ ان بدعتیوں کی کتابوں اور باتوں پر نکیر کرنا اور انکا جواب دینا سب سے بڑا واجب ہے، کیوں کہ اس سے مسلمانوں میں گمراہی پھیلتی ہے، اسی لئے اس پر نکیر کرنا اور رد کرنا یہود ونصاری کے دین پر بھی نکیر کرنے سے زیادہ اہم ہے کیونکہ یہود ونصاری کی باتوں سے مسلمان گمراہ نہیں ہوتے ہیں اسلئے کہ یہ جانتے ہیں کہ وہ ہمارے کھلے دشمن ہیں۔(مجموع الفتاوی:۲/ ۳۵۹)۔



*سلفیت کا عجیب وغریب اثر:

عاصم بن شمیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری سے سنا آپ فرمارہے تھے اس حال میں کہ آپ کے دونوں ہاتھ بڑھاپے کی وجہ سے کانپ رہے تھے: خوارج سے قتال کرنا میرے نزدیک اہل شرک سے قتال کرنے کے مقابلے زیادہ محبوب ہے۔

اورایک روایت کے الفاظ میں کہا کہ ترکوں کے مقابلے زیادہ افضل ہے۔

(مصنف بن ابی شیبہ: ۳۹۰۴۱، یہاں ترک سے مراد اس وقت پائی جانے والی ایک کافر قوم ہے)۔

*بدعتیوں اوراہل کتاب کا نقصان:

امام حرب بن اسماعیل کرمانی (ت ۲۸۰ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ روافض دین اسلام کیلئے حربی کفار سے بھی زیادہ برے ہیں۔

(کتاب السنہ، ص ۵۶، اس وقت کے سہل سنت کی بصیرت دیکھیں، یہ کلام ہزار سال پہلے کہی گئی ہے مگر آج بھی یہ قول معاصر روافض پر پورا صادق آرہا ہے)۔

بلکہ میں کہتا ہوں کہ جتنا نقصان دہ یہ ہیں اس قدر نقصان دہ منافقین بھی نہیں تھے۔

امام ابن بطہ عکبری رحمہ اللہ نے کہا کہ جو یہ گمان کرے کہ وہ فرائض کو تسلیم کرتا ہے مگر وہ انہیں ادا نہ کرے اور نہ ہی ان پر عمل کر، وہ فواحش ومنکرات کی حرمت کو تسلیم کرے مگر

ان سے باز نہ آئے، اور پھر بھی کہے کہ وہ مومن ہے تو ایسا شخص کتاب وسنت کا جھٹلانے والا ہے، اسکی مثال ان منافقین کی ہے جو کہتے تھے کہ ہم زبان سے ایمان لاتے ہیں لیکن انکے دل اقرار نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے انکے بارے میں کہا ہے۔ اللہ نے انکی زبانی باتوں کو جھٹلا دیا اور انہیں منافقین کہا، جن کا ٹھکانہ دوزخ کا نچلا طبقہ ہوگا، پھر بھی وہ منافقین آج کے مرجئہ سے بہتر تھے، اسلئے کہ انہوں نے دل سے تسلیم نہیں کیا مگر عمل کرتے تھے، جبکہ آج کے مرجئہ اقرار کرتے ہیں مگر عمل بھی نہیں کرتے ہیں، اور یہ حقیقت ہیکہ جو دل سے انکار کرے مگر زبان سے اقرار کرے اور عمل بھی کرے وہ اس شخص سے زیادہ اچھا ہے جو زبان سے اقرار کرے مگر عمل نہ کرے، چنانچہ آج کے مرجئہ جس چیز کا اقرار کرتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اور جس چیز کی تصدیق کرتے ہیں اسے اپنے عمل سے جھٹلا دیتے ہیں اس طرح یہ منافقوں سے بھی برے ہیں۔ (الابانہ الکبری لابن بطہ: ۱/ ۴۹۸)۔

اور یہ حقیقت ہے، چنانچہ اگر آپ ان حلولیوں اور وحدت الوجودی صوفیوں اور ان جیسے ملحدین کو یہود ونصاری دیکھ لیں تو بھی تعجب کریں گے!!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ دیار مصر ان جہمیہ روافض کی وجہ سے اہل سنت والجماعہ کو جن آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا اسے ہر کوئی جانتا ہے، یہاں تک کہ مجھ

بعض کبار اہل علم نے بیان کیا کہ انکے بارے میں نصاری نے جب سنا تو کہنے لگے کہ مسلمانو! تم مجھ پر نکیر کرتے ہو کیوں کہ ہم مسیح کو اللہ مانتے ہیں، اور یہ تمہارے مشائخ کہتے ہیں کہ اللہ ابو سعید خزار ہیں، پھر تو ہم تم لوگوں دے بہتر ہوئے!

لہذا یقینا سچ کہا جس نے بھی کہا کہ نصاری کا عقیدہ اس شخص کے اس عقیدہ سے بہتر کہ ابو سعید خزار اللہ ہے۔(الرد علی الشاذلی،ص ۱۶۶، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مجموع الفتاوی (۲ / ۴۸۱) میں کہا کہ نصاری جنکی تکفیر اللہ اور اسکے رسول نے کی ہے اور مسلمان انکے کفر پر متفق ہیں، انکا سب سے کفریہ عقیدہ عیسی علیہ السلام کے تعلق سے حلول واتحاد ہے، چنانچہ جو عیسی علیہ السلام کے سوا کسی دوسرے شخص کے تعلق سے بھی وہی عقیدہ رکھے گا جیسا کہ غالی روافض سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں رکھتے ہیں اور حلاجیہ منصور حلاج کے تعلق سے رکھتے ہیں اور حاکمیہ رافضی الحاکم بامر اللہ کے تعلق سے رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ جو بھی اس طرح کے حلول واتحاد کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ نصاری کے عقیدہ سے بھی برا ہے کیونکہ مسیح عیسی ابن مریم ہیں جو کہ ان سب سے افضل ہیں۔)

مزید شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اس تصوف کے مذہب میں بہت سارے لوگ داخل ہیں، اسی طرح باطنیہ بھی ہیں جن کے تعلق سے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ یہود ونصاری سے بھی بڑے کافر ہیں۔(مجموع الفتاوی: ۳ / ۳۰)۔

اور باطنیہ کے تعلق سے مزید آپ نے کہا کہ انہیں نصیریہ بھی کہا جاتا ہے، یہ اور سارے باطنی قرامطہ یہود ونصاری سے بھی بڑے کافر ہیں، بلکہ بہتیرے مشرکین سے بڑی بڑے کافر ہیں، اور امت محمدیہ پر انکا خطرہ اور نقصان حربی کافر سے بھی زیادہ ہے، جیسے کہ تاتاری اور فرنگی کفار، کیونکہ یہ عام مسلمانوں کے بیچ میں رہ کر اہل بیت سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہی رسول پر، اور نہ ہی اسکی کتاب پر، اور نہ ہی یہ کسی امر ونہی پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہی جزا وسزا پر، اور نہ ہی جنت ودوزخ پر، اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھیجے گئے کسی نبی پر، اور نہ ہی سابقہ کسی ملت پر۔ (مجموع الفتاوی: ۳۵/ ۱۴۹)۔



* دجال: اہل کتاب اور بدعتیوں کے درمیان:

خوارج کے تعلق سے یہ حدیث وارد ہوئی ہے:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" يَنْشَأُ نَشْءٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ"، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ" أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً،" حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اس کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، جب بھی ان کا کوئی گروہ پیدا ہوگا ختم کر دیا جائے گا“، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے بیسیوں بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جب بھی ان کا کوئی گروہ نکلے گا ختم کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ انہیں میں سے دجال نکلے گا“۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۷۴)۔

ختم کر دیا جائے گا، یعنی اس کا مستحق ہوگا کہ اس کا خاتمہ اور صفایا کر دیا جائے، اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اہل بدعت ہی سے دجال کا خروج ہوگا۔

دجال کا فتنہ دنیا کے اندر مطلق طور پر اب سے بڑا فتنہ ہوگا اور اسکا مصدر و مرجع بدعت اور یہی بدعتی ہوں گے۔ اب آپ بدعات اور گمراہیوں کی خطرناکی کا اندازہ لگا سکتے ہیں!

چنانچہ جلیل القدر تابعی محمد بن سیرین انصاری رحمہ اللہ نے کہا کہ جب دجال نکلے گا اس کی پیروی نفس پرست بدعتی کریں گے۔

اسی طرح جلیل القدر تابعی مطرف بن شخیر عامری رحمہ اللہ نے کہا کہ دجال کے اکثر پیروکار یہود اور اہل بدعت ہوں گے۔(ذم الکلام واھلہ للھروی،۳۷۹)۔



*صفات باری تعالی: اہل کتاب اور بدعتیوں کے درمیان:

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب التوحید کے آخری باب کے تحت فرماتے ہیں: دوسرا فائدہ: اس طرح کے علوم یہودیوں کے ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانے سے پائے جاتے ہیں، جن کا انہوں نے ان تک نہ تو انکار کیا اور نہ ہی تاویل کی۔

شیخ کے اس کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گویا آپ کہہ رہے ہیں کی یہود اللہ کے کلام میں تحریف کرنے والوں سے بہتر ہیں اس لئے کہ انہوں نے نہ تو اس کی تکذیب کی اور نہ ہی تاویل کی مگر اس ملت کے اندر ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کی انگلیاں نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد قدرت ہے گویا آپ کہہ رہے ہیں کہ یہود ان سے بہتر ہیں، اور وہ ان کے مقابلے اللہ کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں۔(القول المفید علی کتاب التوحید: ۲/ ۵۴۷)۔

امام عبداللہ بن مبارک مروزی (ت ۱۸۱ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمارے لئے جائز ہے کہ ہم یہود ونصاری کے کلام کو نقل کریں جبکہ ہمارے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ ہم جہمیہ کے کلام کو نقل کریں۔(کتاب السنہ لعبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ص ۳۶)۔

امام ابراہیم بن محمد ابو اسحاق الفزاری (ت ۱۸۵ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نصاری کے پاس ان کے گرجا گھر میں جا کر بیٹھوں یہ میرے لیے بہتر ہے ہے اس بات سے کہ

میں ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھوں جہاں لوگ اپنے دین کے معاملات میں جھگڑا کرتے ہوں۔(الابانہ الصغری لابن بطہ،ص ۸۰)۔

قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نے کہا کہ اس سرزمین پر دو جماعتیں ایسی ہیں جن سے برا کوئی نہیں ہے: وہ جہمیہ اور مقاتلیہ ہیں۔(کتاب السنہ لعبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ص ۳۳)۔

علی بن عاصم بن صہیب واسطی (ت ۲۰۱ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ یہود ونصاریٰ میں سے کسی نے بھی اللہ پر یہ بہتان نہیں لگایا ہوگا کہ وہ کلام نہیں کرتا ہے۔(الابانہ الکبری لابن بطہ: ۲/ ۳۶۱، میں کہتا ہوں کہ اسی لئے شیخ السنہ عبید اللہ بن سعید ابونصر السجزی (ت ۴۴۴) رحمہ اللہ نے کہا کہ یہود ونصاری اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کلام کرتا ہے، اور وہ اس بات پر متفق ہیں کہ کلام کیلئے حرف اور صوت کا ہونا ضروری ہے۔(رسالتہ الی اھل زبید،ص ۹۵)۔

امام ابوعبید قاسم بن سلام بغدادی (ت ۲۲۴ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ جو یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے اس نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا اور اللہ پر ایسی بات کہی جس کے کہنے کی جرات نہ تو یہودیوں نے کی اور نہ ہی نصاری نے۔(الابانہ الکبری لابن بطہ: ۲/ ۱۵۰)۔



*سلام کا جواب: اہل کتاب اور بدعتیوں کے درمیان:

امام خلال رحمہ اللہ نے کہا کہ ابو ثابت خطاب کہتے ہیں کہ میں اور اسحق بن ابی عمر ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ جہمی کا گزر ہوا، مجھے معلوم تھا کہ وہ جہمی ہے، اس نے ہم پر سلام کیا، تو میں نے اسکا جواب دے دیا، لیکن اسحق بن ابی عمر نے جواب نہیں دیا، اور مجھ سے کہا کہ تم ایک جہمی کے سلام کا جواب دیتے ہو؟!

میں نے کہا: سلام کا جواب تو میں یہود ونصاری کو بھی دیتا ہوں!

کہا: کیا اس کیلئے ابو عبد اللہ یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس جائیں گے؟

میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

کہتے ہیں کہ پھر ہم امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس پہونچے اور معاملے کی خبر دی، سن کر آپ نے کہا: سبحان اللہ! تم ایک جہمی کے سلام کا جواب دیتے ہو؟!

میں نے کہا: سلام کا جواب تو میں یہود ونصاری کو بھی دیتا ہوں!

تو آپ نے کہا کہ یہود ونصاری کا معاملہ واضح ہے۔ (کتاب السنہ للامام خلال: ۳/ ۱۷)۔

*تجارت اور معاملہ داری: اہل کتاب اور بدعتیوں کے درمیان:

امام ہذیل بن بلال فزاری رحمہ اللہ نے کہا کہ میں جلیل القدر تابعی محمد بن سیرین

کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میرے پاس ایک غلام ہے، اسے میں بیچنا چاہتا ہوں، ایک آدمی مجھے اس کا چھ سو درہم دے رہا ہے جبکہ خوارج آٹھ سو دے رہے ہیں، کیا میں ان کے ہاتھوں اسے فروخت کردوں؟

آپ نے فرمایا: کیا تم اسے کسی یہودی یا عیسائی کے ہاتھ فروخت کروگے؟

اس نے کہا کہ نہیں، تو آپ نے کہا کہ پھر ان خوارج کے ہاتھ مت بیچو۔ (مصنف بن ابی شیبہ، ۳۹۰۹۶)۔

امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن اشعث یا ابن مہلب کے فتنے کا زمانہ تھا، جلیل القدر تابعی محمد ابن سیرین نے مجھے سواری کا پالان دیا، میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا میں اسے ان لوگوں کے ہاتھ بیچ سکتا ہوں؟ تو کہا کہ یہ تو اسلحہ نہیں ہے، پھر اس کے بعد کہا کہ ان کے ہاتھ اسے فروخت مت کرنا۔ (کتاب السنہ للامام خلال: ۱/۱۰۱)

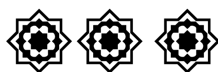
امام حرب بن اسماعیل کرمانی رحمہ اللہ نے کہا ہاں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا ایک شخص اپنے غلام کو خوارج کے ہاتھوں فروخت کرسکتا ہے؟ تو اس پر کہا کہ نہیں۔

میں نے پھر پوچھا کہ کیا وہی شخص خوارج کے ہاتھوں کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں فروخت کرسکتا ہے؟ تو اس پر بھی کہا کہ نہیں۔

پھر میں نے پوچھا کہ کیا ان سے کچھ خریدا جاسکتا ہے؟ تو آپ نے کہا کہ ان سے نہ تو

کچھ خریدا جائے اور نہ ہی کچھ بیچا جائے ۔(کتاب السنہ للامام خلال:۱/ ۹۸)۔

امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ نے مزید کہا کہ خوارج بد دین اور بہت برے لوگ ہیں، ان سے نہ تو کھانے پینے کی چیزیں اور نہ ہی پہننے کی چیزیں خریدو اور نہ ہی کچھ فروخت کرو ۔(کتاب السنہ للامام خلال:۱/ ۹۹)۔



* کچھ مزید خطرناک چیزیں:

علامہ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ معلوم ہے کہ ملاحدہ اور بعثیین اور ان جیسے لوگ مسلمانوں کے حق میں یہود ونصاری اور ملحدوں سے بھی زیادہ برے ہیں۔ اور ان کا شر بہت عظیم ہے۔ (مجموع الفتاوی: ۶ / ۸۷)

امام حسن بن علی بن خلف بربہاری (ت ۳۲۹ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ جان لو کہ دین عتیق وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے لے کر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت تک تھا، آپ کی شہادت پہلا اختلاف تھا، اس کے بعد امت کے اندر اختلاف وانتشار ہوگیا اور لوگ فرقوں میں بٹنے لگے، خواہشات نفس کی پیروی کرنے لگے، دنیاداری کی طرف مائل ہونے لگے، چنانچہ اس کے بعد کوئی بھی نئی چیز جس پر صحابہ کا عمل نہ ہو یا کوئی اپنی طرف سے کسی چیز کی طرف دعوت دے تو وہ بدعتی ہے، گویا اس نے سنت کا انکار کیا اور حق کی مخالفت کی اور بدعات کو جائز قرار دیا، ایسا شخص امت کے لیے ابلیس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔ (شرح السنہ للامام بربہاری: ۸۶۶)۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا کہ تابعین کے آخری زمانے میں جب جہمیہ کی کثرت ہوگئی، تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی رائے اور عقل کے ذریعے کتاب وسنت کا معارضہ کیا، پھر بھی بعد کے مقابلے میں اس وقت ان کی تعداد کم تھی، ائمہ دین کے نزدیک یہ لوگ مذموم اور مقہور تھے تے، ان کا پہلا امام جعد بن درہم ہے، اس کی کچھ شہرت اس

لئے ہوگئی تھی کیونکہ یہ مروان بن محمد کا معلم اور شیخ تھا، اسی لیے اسے مروان جعدی کہا جاتا ہے، اور اللہ تعالی نے اسی کے ہاتھ پر بنو امیہ کی خلافت اور بادشاہت کو ختم کر دیا اور انہیں پورے طور پر ہلاک و برباد کر دیا۔

بعد میں چل کر جعد بن درہم کا معاملہ لوگوں میں جب زیادہ بڑھ گیا تو عراق کے امیر خالد بن عبداللہ قسری نے اسے تلاش کیا اور گرفتار کرلیا یہاں تک کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر جس وقت خطبہ دے رہا تھا، تو آخر میں کہا: لوگو! اللہ تمہاری قربانیوں کو قبول فرمائے، میں جعد بن درہم کو قربان کرنے جا رہا ہوں۔

کیونکہ اس کا گمان ہے کہ موسی علیہ السلام سے اللہ نے کلام نہیں کیا اور نہ ہی ابراہیم کو اپنا دوست بنایا، اللہ تعالی جعد کی ان بکواس باتوں سے بلند و بالا تر ہے، پھر اس کے بعد وہ ممبر سے نیچے اترا اور اسے ذبح کر دیا۔ (الصواعق المرسلہ: ۲ / ۵۳۳، میں نے اپنی کتاب تحذیر الاخیار من المبتدعۃ الاشرار کے اندر چوتھے باب کے تحت ص ۴۶ پر اس طرح کی کئی مثالیں پیش کی ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ بدعتوں اور اہل بدعت کی وجہ سے مسلمانوں کی کتنی حکومتیں ختم ہوگئیں اور امت کمزور ہوگئی اور اس پر دشمن مسلط ہو گئے)۔

جلیل القدر تابعی رجاء بن حیوہ شامی (۱۱۲ھ) رحمہ اللہ نے خلیفہ ہشام بن عبد الملک بن مروان کے پاس لکھا کہ امیر المومنین! مجھے خطر ملی ہے کہ آپ نے غیلان اور صالح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے، اللہ کی قسم! ان دونوں کو قتل کرنا دو ہزار رومیوں اور ترکوں کے قتل

کرنے سے زیادہ افضل ہے۔(القدر للفریابی ص ۱۸۴،غیلان اور صالح دونوں تقدیر کے منکر تھے)۔

* میں کہتا ہوں ہوں کہ یہ سارے اقوال اہل علم اور اہل سنت کی طرف سے جو صادر ہوئے ہیں یہ سب ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اسلام کا دعوی کرتے ہیں اس کے باوجود یہ لوگ اسلام کے لئے لئے دوسروں کے مقابلے زیادہ نقصان دہ ہیں،تاریخ کے اندر ایسی کتنی پریشانیاں اور مصیبتیں آئی ہیں جن کا سبب یہی اہل بدعت رہے ہیں،انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے باوجود بہت سارے احمق قسم کے جاھل اور مکار قسم کے لوگ آ کر کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے آگاہ نہ کرو،ان لوگوں سے مت ڈراؤ کیونکہ مسلمانوں کے اندر اختلاف پیدا ہوگا،انکے اندر دشمنیاں پیدا ہوں گی،مسلم معاشرے کے اندر فتنہ وفساد پیدا ہوگا۔

ایسے لوگوں سے میں یہی کہوں گا کہ سچ کہا ہے اللہ تعالی نے کہ اکثر لوگ جانکاری نہیں رکھتے۔

جلیل القدر تابعی عمرو بن میمون اودی (ت ۷۴ ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ ایسے فالتو قسم کے لوگوں سے دور رہو جو سنت سے بے رغبتی کرتے ہیں اور جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔(الابانہ الکبری لابن بطہ: ۱/ ۲۰۶)۔

* اہل بدعت کی سیاہ تاریخ:

بعض حکماء امت نے کہا کہ جس کا عقیدہ آپ کے عقیدے کے خلاف ہو تو جان لو کہ اس کا دل بھی آپ کے دل کے خلاف ہو گا، اور یہ بہت ہی درست کلام ہے۔

اور اسی طرح ایک عوامی مثل کہا جاتا ہے کہ جس کا مفہوم یہ ہیکہ جس کا دین آپ کے دین سے مخالف ہو وہ کبھی بھی آپ کا حمایتی نہیں ہو سکتا۔

جلیل القدر تابعی اوس بن عبداللہ ربعی (ت ۸۳ ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ نفس پرست بدعتی اس آیت میں داخل ہوں گے: (هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ) ترجمہ: دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تم ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم ساری کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیوں کی پوریں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دے اپنے غصے میں مر جاؤ، بے شک اللہ سینوں کی بات کو خوب جاننے والا ہے۔ (آل عمران: ۱۱۹)۔

(کتاب القدر للفریابی، رقم ۳۰۱۷، اسکی سند صحیح ہے)۔

چنانچہ اہل بدعت کی سیاہ تاریخ کی مختصر داستان درج ذیل ہے:

۱- صحابہ اور تابعین ہی کے دور میں خوارج، قدریہ، مرجئہ اور رافضہ پیدا ہو چکے تھے، اور انہیں کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے بیرونی فتوحات غزوات کا سلسلہ معطل ہو چکا تھا، اور انکی یہ تاریخ بہت مشہور ہے جس پر کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

۲- مامون الرشید کے دور میں فتنہ خلق قرآن کو لیکر معتزلہ کا بھیانک کردار جس کی وجہ سے مسلمانوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا، اور یہ تاریخ بھی بہت مشہور ہے جس پر کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

۳- خلافت عباسیہ ہی کے اندر قرامطہ کی حکومت جس نے حرم مکی میں جا کر حجر اسود کو اکھاڑ اور اپنے وطن احساء لیکر چلے گئے۔

* حجر اسود کے اکھاڑنے اور کعبہ کے اندر حجاج کرام کو قتل کرنے کا واقعہ:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ۳۱۷ھ کے واقعات میں بیان کیا ہے کہ اسی سال عراق سے منصور دیلمی کی قیادت میں حج کا قافلہ نکلا اور مکہ تک صحیح سالم پہونچ گیا، اور ہر طرف سے حج کے قافلے صحیح سالم پہونچ گئے، اچانک ترویہ کے دن آٹھ تاریخ کو عراقی قافلے سے قرمطی

نے اپنی جماعت کے ساتھ خروج کیا۔

حجاج کرام کا مال واسباب لوٹ لیا، اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا، چنانچہ انہیں جہاں پایا قتل کیا، کعبہ کے اندر قتل کیا، مسجد حرام میں قتل کیا اور مکہ کی وادی میں جہاں پایا انہیں قتل کیا، اس طرح حجاج کرام کی ایک بڑی تعداد کو قتل کر دیا، اور ملعون ابو طاہر جنابی کعبے کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا، اور اسکے اس پاس اسکے آدمی حجاج کرام کو قتل کرتے رہے اور وہ یہ خونی نظارہ دیکھتا رہا، لوگ بھاگ کر کعبہ کے پردوں سے لٹک جاتے مگر عیاں بھی قتل کر دیتے، طواف کرنے والوں کو قتل کیا۔

اس ملعون نے جب ایک بڑی تعداد کو قتل کروا دیا تو حکم دیا کہ حجاج کو زمزم کے کنویں میں دفن کر دیا جائے، چنانچہ بہتوں کو اس میں پھینک دیا گیا اور مسجد حرام میں جگہ جگہ انہیں دفن کر دیا گیا۔

زمزم کے کنویں کا قبہ اکھاڑ دیا، کعبہ کا دروازہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور اسکا غلاف نکال لیا، اور اپنے قاتل ساتھیوں میں اسے تقسیم کر دیا، ایک آدمی کو حکم دیا کہ میزاب کعبہ کو بھی اکھاڑ ڈالے، مگر اسکے سر پر وہ رات کر گر گیا جسکی وجہ سے وہ وہیں پر جہنم رسید ہو گیا۔

پھر اس نے حکم دیا حجر اسود کے اکھاڑنے کا، چنانچہ ایک آدمی نے آ کر اسے اکھاڑا، پھر جاتے وقت اسے اپنے ساتھ لیکر چلے گئے، اور وہ انکے پاس ۲۲ / سالوں تک باقی رہا، پھر اسکے بعد اسے واپس کیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس ملحد نے مسجد حرام میں ایسے جرائم کا ارتکاب کیا کہ اس سے پہلے ایسا کسی نے نہیں کیا تھا، اللہ ضرور اس کا بدلہ اس ملعون سے لے گا۔(البدایہ والنہایہ: ۱۵ / ۳۷)۔

میں کہتا ہوں کہ امام خرقی جو حنابلہ کے امام گزرے ہیں اس حادثے کے وقت تا حیات تھے، اسی زمانے میں آپ نے اصول فقہ کے اندر اپنا مختصر لکھا تھا، آپ کا جس وقت انتقال ہوا اس وقت حجر اسود قرامطہ ہی کے پاس تھا، چنانچہ آپ حجر اسود کو بوسہ دینے کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ پھر حاجی حجر اسود کے پاس آئے اور اسکا استلام کرے اگر وہ موجود ہو تو استطاعت کی صورت میں اس کا بوسہ بھی لے۔

امام زرکشی (ت ۷۷۲ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ نے جو یہ کہا کہ اگر حجر اسود ہو تو اسکا مطلب یہ ہیکہ اگر وہ اپنی جگہ پر ہو، اور اگر اپنی جگہ پر نہ ہو جیسا کہ امام خرقی رحمہ اللہ کے زمانے میں ہوا کہ اسے قرامطہ مے اکھاڑ لیا تھا، تو ایسی صورت میں حاجی حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر رکن کا استلام کرے گا اگر اسکی طاقت رکھے، واللہ اعلم۔(شرح الزرکشی علی مختصر الخرقی: ۳ / ۱۸۷)۔

میں کہتا ہوں کہ اہل بدعت کس قدر عظیم مصیبت اور نقصان کا باعث ہیں مسلمانوں کیلئے! کاش لوگ اسے سمجھ سکتے، چنانچہ بدعتی جرائم سے جمادات اور پتھر بھی نہیں بچ سکے، کس قدر زندقہ، الحاد اور کفر کا ارتکاب ہے! اللہ کی قسم! اتنی جرات مسلمانوں کے خلاف تو یہود ونصاری اور مجوس نے بھی نہیں کیا ہوگا!!!

*المناک سانحہ:

حسین باسلامہ نے کہا کہ سنجاری نے ۱۰۸۷ھ کے حوادث میں نقل کیا ہے کہ بروز جمعرات ۸ / شوال کو لوگوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ کعبہ شریف کے چاروں اطراف گندگی لگی ہوئی ہے، اسی طرح حجر اسود اور رکن یمانی پر بھی، اس کا الزام شیعوں پر لگایا گیا، چنانچہ ان میں سے پانچ افراد کو حرم ہی سے گرفتار کیا گیا، اور انہیں پتھر اور تلوار سے مار مار کر قتل کر دیا گیا، مکہ کے اندر وہ دن شیعوں کے لئے بڑا سخت تھا۔ (تاریخ الکعبہ، ص ۲۹۹، تالیف: عبداللہ بن احمد بن لمح)۔

۴- مراکش میں ابن تومرت اشعری کی حکومت جسے موحدین کہا جاتا ہے۔

علامہ ذہبی نے انکے بعض جرائم کو نقل کیا ہے، چنانچہ ایک جگہ کہتے ہیں کہ موحدین نے جس وقت تلمسان پر قبضہ کیا اس وقت شہر والوں کے ساتھ بالکل وہی سلوک کیا جیسا سلوک مسلمانوں کے ساتھ فرنگی کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ بھیانک سلوک کیا، فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ (تاریخ الاسلام: ۱۱ / ۲۰۷، مطلب یہ ہیکہ اہل سنت اور اشاعرہ کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی، اور جب اشاعرہ ان پر غالب ہو گئے تو سن کے ساتھ وہی سلوک کیا جیسے کفار کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی سخت، تاریخ میں ایسی مثالیں بھری پڑی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اہل بدعت نے مسلمانوں کے ساتھ جنگیں لڑی ہیں اور ان پر کفار

جیسا ظلم وستم ڈھایا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور آج کل جو کچھ عراق، شام، یمن وغیرہ میں ہورہا ہے وہ انہیں اہل بدعت کی کارستانی ہے، تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے!!!)۔

۵-اسماعیلی عبیدی حکومت جو فی الواقع یہودی حکومت تھی۔

۶-حشاشین کی حکومت جو فی الواقع صوفیوں کی حکومت تھی۔

۷-ملعون روافض کی وجہ سے عباسی خلافت کا سقوط۔



* بدعات اور گمراہیوں کی وجہ سے خلافت عباسیہ کا خاتمہ:

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ پھر ۶۵۶ ھ کا سال آیا جس میں تاتاریوں نے بغداد پر قبضہ کیا، اور وہاں کے مسلمانوں کا قتل عام کیا حتی کہ خلیفہ کو بھی نہیں چھوڑا، اس طرح وہاں سے بنو عباس کی حکومت ختم ہوگئی، اس وقت ہلاکو خان اپنی پوری فوج کے ساتھ آیا تھا، جن کی تعداد تقریبا دو لاکھ بتائی جاتی ہے، ۱۲/ محرم کا دن تھا، بغداد کو مشرقی اور مغربی دونوں اطراف سے گھیر لیا، اس وقت بغداد میں فوجی کی تعداد بہت کم تھی بلکہ دس ہزار سے بھی کم بتائی جاتی ہے۔

اس وقت فوجیوں کو دراصل انکے اراضی سے بے دخل کر دیا گیا تھا یہاں تک بہت سے فوجی بازاروں اور مساجد کے دروازوں پر مانگتے نظر آتے تھے، شعراء نے ان کی حالات زار پر قصیدے کہے، اور اسلام اور مسلمانوں کی اس گری ہوئی حالت پر مرثیہ کہا، اور ایسا رافضی وزیر ابن علقمی کے مشورے پر کیا گیا تھا۔

یہ دراصل ابن علقمی رافضی کی طرف سے اہل سنت مسلمانوں سے انتقامی جذبہ تھا جس کی وجہ سے وہ یہ سب پوری پلاننگ سے کام کر دیا تھا، کیونکہ اس سے پچھلے سال اہل سنت اور روافض کے درمیان سخت لڑائی ہوئی تھی اور اس میں کرخ کے اندر شیعوں کے محلے لوٹ لئے گئے تھے، یہاں تک کہ اس وزیر کے رشتے داروں کے بھی گھر لوٹ لئے گئے تھے، جسکی وجہ سے وہ اہل سنت کے خلاف سخت بغض لئے ہوئے تھا، اور اسی وجہ سے اس نے یک

سارا کھیل کھیلا کہ تعمیر بغداد سے لیکر آج تک اس شہر کے ساتھ ایسا المناک سانحہ کبھی پیش نہیں آیا۔

اور تاتاریوں کے آنے کے وقت سب سے پہلے یہی ابن علقمی ملنے کے لئے گیا، اور پھر اسکے بعد خلیفہ، اسکے اہل خانہ اور تمام حاشیہ برداروں کو پیش کیا، پھر اس نے خلیفہ کو اشارہ کیا کہ وہ ہلاکو کے پاس جائے تاکہ مصالحت کی جائے اس بات پر کہ عراق کا نصف خراج ہلاکو کا ہوگا اور نصف خلیفہ کا۔

خلیفہ اپنے سات سو قاضیوں، فقہاء، صوفیاء اور سربراہان مملکت کے ساتھ سوار ہو کر آیا۔ یہ لوگ جب ہلاکو خان کے قریب پہونچے تو سب کو روک لیا گیا سوائے خلیفہ اور ۱۷/ لوگوں کے، باقی کو لوٹ کر مار دیا گیا۔

خلیفہ کو ہلاکو کے سامنے پیش کیا گیا جس نے کئی سوالات کئے، کہتے ہیں کہ اس ذلت و رسوائی اور دہشت دیکھ کر خلیفہ کی زبان لڑکھڑانے لگی، پھر نصیر الدین طوسی کے ہمراہ بغداد واپس آگیا ساتھ میں ابن علقمی وغیرہ بھی تھے۔

خلیفہ کا گھر بار اور دربار سب لوٹ لیا گیا جتنے بھی ہیرے جواہرات اور مال و زر تھے سب پر قبضہ کر لیا گیا مگر اس وقت جتنے رافضی منافقین تھے وہ ہلاکو کو یہی سمجھا رہے تھے کہ کسی طور پر مصالحت نہ کرنا۔

بلکہ ملعون ابن علقمی نے تو یہاں تک کہا کہ اگر صلح ہو بھی گئی تو یہ ایک دو سال تک چلے

گی پھر ختم کر دیا جائے گا، اس لئے مصالحت نہ کی جائے اور اس طرح اس نے خلیفہ کے قتل کا مشورہ دیا۔

چنانچہ جیسے ہی خلیفہ مصالحت کی غرض سے ہلاکو خان کے پاس پہونچا تو نصیر الدین طوسی اور ابن علقمی نے اسکے قتل کرنے کا اشارہ کیا۔

ہلاکو خان دراصل خلیفہ کو قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر اسی رافضی ملعون نصیر الدین طوسی اور ابن علقمی نے اسے سمجھایا اور اسکے خوف کو ختم کیا، چنانچہ خلیفہ کو قتل کیا گیا، اور اسکے اسے ایک بوریئے میں بھر کر گھوڑوں کے ٹاپوں سے کچلا گیا تاکہ اسکے خون کا کوئی قطرہ زمین پر نہ گرے کہ کہیں اسکی وجہ سے ان سے انتقام نہ لیا جائے جیسا کہ ان کا عقیدہ تھا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گلا گھونٹ کر مارا گیا، بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دریا میں ڈبو دیا گیا تھا، واللہ اعلم۔

اس طرح خلیفہ اور اسکے ساتھ تمام سربراہان مملکت کو قتل کر دیا جن میں عمائدین شہر کے ساتھ علماء، وزراء، قضاۃ اور اہل حل وعقد سب شامل تھے۔

اسکے بعد ہلاکو کی فوج شہر کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک طرف سے مردوں عورتوں بوڑھوں بچوں سب کو قتل کرتی گئی، . بہت سے لوگ تو کنوؤں میں، حماموں میں اور کوڑے دانوں میں چھپ گئے اور کئی دنوں تک چھپے رہے۔

گھروں میں آگ لگا دیتے یا دروازہ توڑ کر اندر گھس جاتے اور قتل کرنا شروع کر دیتے لوگ بھاگ چھتوں پر جاتے وہاں بھی پیچھا کر کے قتل کرتے یہاں تک کہ

پرنالوں سے خون بہتے۔

یہی معاملہ مساجد اور دیگر جگہوں پر کرتے، اس طرح ان کے سامنے جو بھی مسلمان آتا اسے زندہ نہیں چھوڑتے سوائے ذمی یہود ونصاری کے، یا یہ جسے پناہ دے دیتے یا جو ابن علقمی کے گھر پناہ لے لیتا۔

کہتے ہیں کہ مستعصم باللہ سے قبل مستنصر کے زمانے میں بغداد کے اندر ایک لاکھ فوج تھی، اور سب خوشحال تھے، ان میں بہت سے امراء میں شمار ہوتے تھے، لیکن ابن علقمی کے انکا نام دیوان سے دھیرے نکالتا گیا، یہاں تک کہ دس ہزار بھی کم ہوگئے۔

پھر اسکے بعد تاتاریوں سے خط شروع کی، اور بغداد ہر حملہ کرنے کی رغبت دلائی، اور حملہ کرنے کیلئے راہ ہموار کیا، شہر کی حقیقت حال سے واقف کرایا، مملکت کی کمزوریوں سے آگاہ کیا، ان سب سے اسکا واحد مقصد یہ تھا کہ ملک میں اہل سنت بالکیہ ختم ہوجائیں اور روافض اہل بدعت کا غلبہ ہوجائے، اور وہاں پر اپنا فاطمی خلیفہ نصب کردیں، اور علماء ومفیان کرام کو ختم کردیں۔

اس المناک سانحہ میں کتنے مسلمان مارے گئے انکی تعداد میں اختلاف ہے، کوئی آٹھ لاکھ کہتا ہے، کوئی اٹھارہ لاکھ کہتا ہے اور کوئی بیس لاکھ بتاتا ہے!!!

اس قتل عام کے بعد بغداد ایک ویرانہ اور اجاڑ دیار کی طرح ہوگیا، بہت کم لوگ شہر میں باقی تھے، لاشیں ہر جگہ بکھری پڑی تھیں، کہیں کہیں لاشوں کا ڈھیر جمع تھا گویا وہ کوئی

پہاڑی ٹیلہ ہو، بارش ہوئی جس سے ان لاشوں کی شکلیں بگڑ گئیں اور جسم سڑنے لگا، فضا بد بو دار ہوگئی، جسکی وجہ سے وبائی بیماری پھیل گئی اور یہ بد بو ملک شام تک پہونچ گئی، اس وبائی بیماری میں بہت سے لوگ مارے گئے۔

اس طرح لوگوں پر قتل وخونریزی کے علاوہ ایک ساتھ کئی مصیبتیں آگئیں، وبائی بیماری، ہلاکت، مہنگائی، طاعون اور خوف وہراس۔

کہتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد بغداد میں جب امان کا اعلان ہوا تو لوگ غاروں سے، حماموں سے، کنووں سے اور کوڑے دانوں سے نکلنا شروع ہوئے ایسا لگتا تھا کہ قبر کھود کر مردہ نکالا گیا ہو، کوئی کسی کو پہچان نہیں پا رہا تھا، انہیں بھی وبائی بیماری نے پکڑ لیا اور یہ سب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ: ۱۷/ ۳۵۶)۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف "تاریخ الخلفاء" میں تحریک شیعیت کے خصوصی طریقہ کار جس پر ابن علقمی نے کیسے عملدرآمد کیا پر یوں تبصرہ کیا ہے:

مستعصم (عباسی خلیفہ) اپنے وزیر ابن علقمی پر مکمل اعتماد رکھتا تھا جب کے ابن علقمی خلیفہ کے ان دشمنوں اور غداروں سے ساز باز رکھتا تھا جو خلیفہ کے دشمن تھے۔۔۔ وہ خلیفہ کو ہر معاملہ میں اس وقت تک فریب دیتا رہا جب تک وہ خلیفہ فنا کے گھاٹ نہ اتر گیا وہ خلیفہ کے دشمنوں کے لئے کام کرتا تھا اور ان کی کامیابی کا متمنی تھا (سیوطی رحمہ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء صفحہ ٤١٦)۔۔۔

ابن علقمی نے سپاہ بغداد کی نفری اور حربی قوت کو بڑی حد تک کم کر کے کمزور کر دیا تھا اور جب ہلاکو نے ذی الحجہ ۶۵۵ھ میں بغداد پر فوج کشی کی تو بچی کچی مسلم سپاہ نے دشمنوں کا مدافعانہ مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی (مقدمہ ابن خلدون جلد ۳)۔۔۔

ابن علقمی کی سازش اور دوغلے پن کا پتہ اس اقتباس سے چلتا ہے کہ مملکت کی آمدنی پر بوجھ ہونے کا جواز پیدا کر کے ابن علقمی جب افواج کی نفری اور حربی قوت کو خطرناک حد تک کم کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے ہلاکو کو بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت دی مزید اس کی ہدایت پر شیعہ آبادی نے بھی اس طرح کا دعوت نامہ ہلاکو کو بھیجا جس پر ہلاکو نے لبیک کہا اور بغداد پر لشکر کشی کی۔

-آپ ملاحظہ کریں گے کہ یہ تباہی صرف اور صرف اہل بدعت رافضیوں کی وجہ سے آئی تھی کہ وہ اہل سنت مسلمانوں سے سخت نفرت کرتے تھے۔

۸- رافضی اسماعیل شاہ صفوی کی حکومت جو تقریبا ۲۰۰/ سالوں تک مستمر رہی، جو اہل سنت مسلمانوں کے خلاف نصاری کافروں سے دوستی کرتی تھی اور عثمانی سلطنت کے خلاف کفار کا حلیف تھی۔

۹- بلاد جزائر پر صلیبی فرانسیسی حملہ آور اہل بدعت صوفیوں کا اہل سنت مسلمانوں کے خلاف ان صلیبیوں کا ساتھ دینا۔



* اہل بدعت کا حرم مکی کے خلاف حقد وحسد:

۱۰- معاصر خمینی رافضی حکومت، جس کی وجہ سے حرم مکی میں ۱۴۰۷ھ کے موسم حج میں عظیم سانحہ پیش آیا جسے پوری دنیا نے دیکھا اور سنا، جس کے اندر روافض نے مشاعر مقدسہ کے اندر مظاہرے کئے اور ملعون خمینی کی تصویریں بلند کیں، جن کا واحد مقصد مسلمانوں میں خلفشار اور فتنہ پیدا کرنا تھا، حجاج کرام کے اندر بدامنی اور خوف و ہراس پیدا کرنا تھا، اس حادثے کے اندر سعودی سیکیوریٹی فورس کے قریبا سولوگ جان بحق ہوئے، اور حجاج کرام میں تقریبا تین سولوگ جان بحق ہوئے، یہ سارخ معصوم جانیں حرم مکی کے اندر اور مسافر مقدسہ میں ماری گئیں جس سے پھر اپنے اجداد قرامطہ کی یاد تازہ ہوگئی۔

اسی طرح اس سے بھی کچھ سال پہلے محرم ۱۴۰۰ھ میں جہیمان خارجی کا فتنہ بھی بہت عظیم تھا، جس نے اپنے خارجی ساتھیوں کے ساتھ ملکر حرم مکی میں قتل وخونریزی مچائی تھی، اور اس گمان میں کہ مہدی اس کے ساتھ ہیں حرمت والے مہینے اور حرم شریف کے اندر وہ تباہی مچائی تھی جسے دنیا یاد رکھے گی۔

بلکہ جہیمان اور اسکے خارجی تکفیری ساتھیوں کے اس گھناؤنے جرم نے روافض کو مزید شہ دیا کہ وہ بھی حرم مکی کے اندر اس طرح کے جرائم انجام دیں اور حرمین کے اندر بدامنی اور خوف و ہراس پیدا کریں۔

چنانچہ ۱۴۰۴ھ سے لیکر ۱۴۰۷ھ تک ہر سال موسم حج کے اندر مکہ اور مدینہ میں ان ملعون روافض نے مناسک حج کو مکدر کرنے اور حجاج کرام کے اندر بدامنی اور خوف و ہراس پیدا کرنے کی خاطر مظاہرے کئے، بدعتی اور شرکیہ نعرے لگائے اور انارکی اور فتنے والے احتجاج کئے۔(الاعتداءات علی الحرمین الشریفین عبر التاریخ،ص ۱۰۳)۔

اور حالیہ ایام میں رافضی حوثی گاہے بگاہے حرم مکی پر یا،اسکی طرح میزائیل داغ کر اہل مکہ کے اندر خوف و ہراس پیدا کرتے رہتے ہیں۔

* ۲۹ / اکتوبر ۲۰۱۶ء کی تاریخ میں العربیہ اردو نے درج ذیل عنوان سے ایک خبر شائع کی تھی جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اہل بدعت روافض کو اہل سنت اور مشاعر مقدسہ سے کتنی نفرت ہے:

مکہ معظمہ پر حوثیوں کے میزائل حملے، عالم اسلام کا شدید ردعمل، ایران نواز حوثی باغیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے مطالبات۔

گذشتہ روز یمن میں حکومت کے خلاف سرگرم ایران نواز حوثی باغیوں کی طرف سے مکہ مکرمہ پر راکٹ حملے کی ناکام مجرمانہ کوشش پر عالم اسلام اور عرب ممالک کی طرف سے سخت غم وغصے کا اظہار کیا جارہا ہے۔حوثیوں کی طرف سے مکہ معظمہ کو بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنائے جانے کی ناکام کوشش کے بعد عرب ممالک اور اسلامی دنیا کی طرف سے

سعودی عرب کے ساتھ اظہار یکجہتی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

خیال رہے کہ کل جمعہ کے روز سعودی فورسز نے یمن سے مکہ مکرمہ پر داغے گئے ایک بیلسٹک میزائل کو فضاء ہی میں تباہ کر دیا تھا۔

مکہ کو راکٹ حملے سے نشانہ بنانے کی مجرمانہ اور مذموم حرکت پر عالم اسلام کی طرف سے سخت غم وغصے کا اظہار کیا جارہا ہے۔خلیجی تعاون کونسل نے مکہ پر راکٹ حملے کی کوشش کو کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی گھناؤنی سازش قرار دیتے ہوئے عالمی برادری سے حوثیوں کے خلاف سخت پالیسی اختیار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

سعودی عرب کے وزیرخارجہ عادل الجبیر نے کہا ہے کہ مکہ مکرمہ پر میزائل حملے کی سازش کے پیچھے ایران کا ہاتھ ہے جو یمن کے حوثی باغیوں کو اس نوعیت کا اسلحہ فراہم کررہا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ حوثیوں نے مکہ معظمہ کو نہیں بلکہ بیت اللہ کو نشانہ بنانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

متحدہ عرب امارات کے وزیرخارجہ عبداللہ بن زاید نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایرانی رجیم ایک طرف خود کو عالم اسلام کی نمائندہ قرار دینے کا دعویٰ کرتی ہے اور دوسری طرف وہ مکہ معظمہ پر راکٹ برسانے کے لیے یمن کے حوثی شدت پسندوں کی مدد بھی کررہا ہے۔

بحرین اور قطر کی طرف سے بھی مکہ مکرمہ پر حوثیوں کے راکٹ حملے کی شدید الفاظ

میں مذمت کرتے ہوئے حوثی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سعودی عرب کا ساتھ دینے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔

قطر میں سپریم علماء کونسل کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں مکہ مکرمہ پر راکٹ حملے کی کوشش کو عالم اسلام پر حملے کے مترادف قرار دیا ہے۔

* جامعہ الازھر کا ردعمل:

مصر کی سب سے بڑی دینی درسگاہ جامعہ الازھر کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں مکہ مکرمہ پر راکٹ حملے کی سازش کی شدید الفاظ میں مذمت کے ساتھ سعودی عرب کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ مکہ مکرمہ کو میزائلوں سے نشانہ بنانے والے ایمان سے عاری ہیں۔ایسا مجرمانہ اور خبیث جرم وہی عناصر کر سکتے ہیں جن کے دل میں رتی برابر ایمان نہ ہو۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ جامعہ الازھر حوثی باغیوں کی طرف سے مکہ کی طرف میزائیل داغے جانے کو تمام حدیں پھلانگنے اور مسلمانوں کے قبلہ کو نشانہ بنانے کی سازش کے مترادف قرار دیتی ہے۔

مصر کے مفتی اعظم ڈاکٹر شوق علام نے بھی ایک بیان میں حوثی ملیشیا کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف راکٹ حملے کے واقعے کی شدید مذمت کی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ پر راکٹ حملے کی کوشش فساق اور فجار کی کارستانی ہو سکتی ہے جو اللہ کے گھر کی

حرمت کا خیال رکھنے کے بجائے اسے خطرے میں ڈالنے کی مجرمانہ کوشش کرتے ہیں۔

تیونس کی سب سے بڑی مذہبی سیاسی جماعت تحریک النہضہ نے حوثی باغیوں کی طرف سے مکہ مکرمہ کو میزائل سے نشانہ بنائے جانے کی ناکام کوشش کی مذمت کی ہے۔ تحریک النہضہ کے سربراہ علامہ راشد الغنوشی کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ پر یمن کے الصعدہ کے علاقے سے باغیوں کی جانب سے راکٹ داغنا انتہائی قبیح اور مجرمانہ حرکت ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ان کا کہنا ہے کہ تحریک النہضہ اس واقعے کو عالم اسلام کے مذہبی جذبات مشتعل کرنے کی سازش قرار دیتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کی فورسز کی طرف سے بیلسٹک میزائل حملہ ناکام بنانے ریاض حکومت کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

* باغیوں نے آخری حدیں بھی پھلانگ دیں:

یمن کے وزیر خارجہ عبدالملک المخلافی نے ایک بیان میں حوثی باغیوں کے مکہ مکرمہ پر میزائل حملے پر سخت غم وغصے کا اظہار کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ سعودی عرب پر حوثیوں کی طرف سے میزائل حملے کوئی نئی بات نہیں مگر اب باغیوں نے مکہ معظمہ اور مسلمانوں کے مقدس ترین مقام خانہ کعبہ کی طرف میزائل داغ کر تمام حدیں پھلانگ دی ہیں۔

انہوں نے الزام عاید کیا کہ مکہ معظمہ پر حملے جیسے مجرمانہ واقعے کے پیچھے ایران کا ہاتھ

ہے جو یمن میں شورش پھیلانے کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کو بھی نشانہ بنانے کی سازشوں میں سرگرم عمل ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ ایران اور حوثی باغی علاقائی جنگ چھیڑنے کی سازش کر رہے ہیں۔ مکہ معظمہ پر راکٹ حملے کی کوشش کے بعد کوئی مسلمان ملک اس پر خاموش نہیں رہے گا۔ عبدالملک المخلافی کا کہنا تھا کہ مقدس مقامات کو خطرے میں ڈالنے کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کا وقت آگیا ہے۔ عالم اسلام کو حوثی باغیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے یمن اور سعودی عرب کا ساتھ دینا ہوگا۔ مترجم)۔

* میں کہتا ہوں کہ ان حوادث کو ہر ایک نے دیکھا اور سنا کسی سے مخفی نہیں ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ حرم مکی اپنی طویل تاریخ میں مرور زمانہ کے ساتھ یہود ونصاری اور مجوس ومشرکین کی زیادتیوں سے محفوظ رہا ہے، مگر اہل بدعت اور نفس پرست روافض اور خوارج کے محفوظ نہیں رہ سکا، اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو، کیا ان سے بھی زیادہ خبیث کوئی مخلوق ہو سکتی ہے!!



*نفس پرست بدعتیوں کی عجیب وغریب نفسیات:

کچھ سال پہلے خبیث اخوانی بدعتی سرغنہ صادق غریانی نے فتوی دیا کہ اس وقت بار بار حج اور عمرہ کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے آل سعود اور انکی حکومت کو مدد پہونچتی ہے!!

اسی طرح خبیث رافضی ایرانی سرغنہ خامنہ ای نے موسم حج ۱۴۴۳ھ میں ایرانی حجاج اور معتمرین کو وصیت کی تھی کہ حجاز کے اندر کوئی ہدیہ نہ خریدیں!!

آپ دیکھ رہے ہیں کہ نفس پرستوں اور اہل بدعت کے قلوب وافکار کس طرح ملتے جلتے ہیں، اللہ کی لعنت ہو ایسی سوچ اور فکر پر۔(یہ سارے فتاوے آپ کو سوشل میڈیا پر بطور خاص یوٹیوب پر مل جائیں گے)۔

۱۱- بلاد شام پر فرانسیسی حملہ:

ابراہیم بن سلیمان آغا ھنانو (ت ۱۳۴۵ھ) استعمار کے زمانے میں سیریا کی آزادی کی خاطر کبار مجاہدین آزادی میں شمار ہوتے ہیں وہ جس وقت کچھ شہسواروں کے ساتھ حماۃ کے قریب مشرقی سلمیہ میں تھے اس وقت فرانسیسی فوج کی ایک بری جماعت نے آپ کا سامنا کیا جن کے ساتھ سلمیہ ہی کے کئی اسماعیلی باطنی تھے جو اہل سیریا کے خلاف دشمن فوج کی مدد کر رہے تھے۔(الاعلام للزرکلی:۱/ ۴۲،الانحرافات العقدیہ والعلمیہ فی القرنین الثالث عشر والرابع عشر الھجر یین، تالیف: علی بن بخیت زھرانی، ص

۵۶۷)۔

* میں کہتا ہوں کہ یہ اہل بدعت کی کارستانیوں کی سیاہ تاریخ تھی، امت مسلمہ کے ساتھ انہوں نے کس قدر بھیانک جرائم کا ارتکاب کیا ہے انکا احاطہ کرنا یہاں ممکن نہیں ہے، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ کفار سے لڑائی کرنے میں یہی بدعتی اکثر مسلمانوں کی شکست کا سبب بنے ہیں اور تقریبا ہر لڑائی میں انہوں نے مجاہدین کی پشت پر خنجر گھونپا ہے۔

جلیل القدر تابعی عبد اللہ بن زید جرمی (ت ۱۰۵ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ جس بھی قوم نے کسی بدعت کو ایجاد کیا تو اسکی وجہ سے انہوں نے قتل کو حلال سمجھا۔ (مصنف عبد الرزاق: ۹/ ۳۲۸)۔

آپ نے مزید کہا کہ نفس پرست گمراہ ہوتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ ان کا انجام دوزخ کے سوا کچھ اور ہے، آپ تجربہ کرکے دیکھ لیں، ان میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کسی بدعت کا ایجاد کرے اور اسکی وجہ سے قتل کو حلال نہ سمجھے۔ اسی طرح نفاق کی بھی کئی قسمیں ہیں، پھر آپ نے درج ذیل قرآنی آیات کی تلاوت کی:

-ارشاد باری تعالی ہے:(وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ) ترجمہ: اور ان میں سے بعض وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا کہ یقینا اگر اس نے ہمیں اپنے فضل سے کچھ عطا فرمایا تو ہم ضرور ہی

صدقہ کریں گے اور ضرور ہی نیک لوگوں سے ہو جائیں گے۔(التوبۃ:۷۵)۔

-ارشاد باری تعالی ہے:(وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) ترجمہ: اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ (تو) ایک کان ہے۔ کہہ دے تمھارے لیے بھلائی کا کان ہے، اللہ پر یقین رکھتا ہے اور مومنوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور ان کے لیے ایک رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(التوبۃ:۶۱)۔

-ارشاد باری تعالی ہے:(وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ) ترجمہ: اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو تجھ پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں، پھر اگر انھیں ان میں سے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انھیں ان میں سے نہ دیا جائے تو اسی وقت وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔(التوبۃ:۵۸)۔

اس طرح وہ اختلاف وانتشار اور گروپ بندی کا شکار ہو گئے اور انہوں نے شک اور تکذیب کو جمع کرلیا، چنانچہ یہ اہل بدعت آپس میں گرچہ مختلف ہیں مگر تلوار اٹھانے پر سب متفق ہیں۔(ذم الکلام واھلہ للھروی،۳۹۹)۔

جلیل القدر تابعی امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ تمام نفس پرست بدعتیوں کو خوارج کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ نام میں مختلف ہیں مگر تلوار پر سب متفق ہیں، یعنی مسلمانوں سے قتال کرنے کے جواز پر۔ (ذم الکلام واھلہ للھروی، ۹۸۹)۔

* میں کہتا ہوں کہ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ امت مسلمہ کے خلاف جتنی بھی جماعتیں تلوار اٹھانے کو جائز سمجھتی ہیں ان سب کا تعلق اہل بدعت سے ہے، جیسے حزب اللہ اور اسکے شاخیں، اخوان المسلمون تنظیم، داعش، القاعدہ وغیرہ۔

آپ ایسی کوئی مسلح باغی تکفیری تنظیم نہیں دیکھو گے جو اہل سنت والجماعہ کی طرف منسوب کرتی ہو اہل سنت کی مدد کرتی ہو یا انکا دفاع کرتی ہو، بلکہ تمام جماعتیں، فرقے اور معاصر تنظیمیں سب بدعتی ہیں۔

چنانچہ آپ دور حاضر میں دیکھ لیکن مثال کے طور پر یمن کے اندر حوثیوں کے خلاف جنگ میں اخوان المسلمون تنظیم حوثیوں کی مدد کرتی ہے، جب انکے خلاف سعودی عرب کی مگر فوج لڑائی ہے، اسی طرح آپ عراق کے اندر موصل وغیرہ میں داعش کو دیکھیں گے کہ وہ صرف اہل سنت کا قتل کرتے ہیں جبکہ ایزیدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ انکا تعلق ایک اقلیتی کافر جماعت سے ہے، ہاں انکی عورتوں سے متعہ کرتے ہیں یعنی نکاح جہاد کر کے رکھتے ہیں۔

اسی طرح آپ لہولہان سیریا کو دیکھیں گے جہاں رافضی ملیشیا حزب الشیطان یہود ونصاری اور دروز وغیرہ کو نہیں چھیڑتی ہے بلکہ یہ صرف اہل سنت مسلمانوں کو چن چن کر مارتی ہے۔

یہی معاملہ بالکل روس کے خلاف افغان جنگ میں ہوا تھا کہ جہاں سلفی مجاہد شیخ جمیل الرحمن افغانی رحمہ اللہ کو انہیں نفس پرست بدعتی اخوانیوں نے روافض کے ساتھ ملکر قتل کیا اور انکی کنڑ امارت کو ختم کر دیا۔

بالکل یہی کچھ معاملہ بوسنہ ہرزے گوئنا اور چیچنیا کی جنگ میں اہل بدعت صوفیوں نے اہل سنت کے ساتھ کیا تھا، ان سب کے ثبوت موجود ہیں۔

اور بالکل یہی کچھ انگریزوں سے جنگ آزادی کے موقع پر ہندوستان کے اندر بھی ہوا تھا کہ اہل بدعت بریلویوں نے انگریزی سامراج کا ساتھ دیا اور اہل توحید کے خلاف مخبری کی۔

اس طرح اہل سنت والجماعہ کے خلاف اہل بدعت کی غداری اور خیانت نیز سازشوں کی ایک مکمل سیاہ مکروہ داستان ہے، اسلئے ان سے ہمیشہ ہر طرح سے بچ کر رہیں۔

بلکہ میں ایک معاصر بدعتی خبیث جماعت کی جانکاری کا اضافہ کروں گا جس کا نام احباش ہے یہ غالی صوفی ہیں بدعات مکفرہ لا ارتکاب کرتے ہیں، کافر ملک ہالینڈ حکومت کی انہیں پورا تعاون اورتائید حاصل ہے، پچھلے سال ۱۴۴۳ھ میں اسی جماعت نے اہل

سنت والجماعہ کے کئی بچوں کو پکڑ کر فروخت کیا ہے یہ کہہ کر یہ سیریا عراق میں لڑائی کرنے جا رہے تھے، اس طرح انہیں یورپین کے ہاتھوں بیچ دیا گیا اور اس مردود قوم نے بھی گرجا کی خدمت کے نام پر خرید لیا۔ چنانچہ یہ یاد رکھیں کہ اکثر برائیاں کسی نہ کسی تاویل اور دلیل وحجت کے تحت کی جاتی ہیں۔ (اسے آپ" الأحباش وتجارة الأطفال" کے عنوان سے یوٹیوب میں دیکھ سکتے ہیں)۔

*خبیث رافضی ملعون یاسر حبیب ایک دستاویزی فلم بنا رہا ہے، جس کا نام" سیدة الجنة" ہے، اس سے بظاہر یہی لگتا ہے کہ وہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گفتگو کر رہا ہوگا، مگر فی الواقع اس نے اس فلم کے اندر خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ ہے خلاف بکواس کیا ہے، ان پر صریح طعن وتشنیع کیا ہے، تاریخی واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے بلکہ تمام حقائق کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

اس طرح آج تک اسلامی تاریخ کے ساتھ یہود ونصاری اور مجوس نے بھی نہیں کیا تھا باوجودیکہ وہ اسلام سے سخت نفرت کرتے ہیں، حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(اس فلم کے خلاف بہت سارے شیعہ علماء نے کلام کیا ہے اور اسے غلط بتایا ہے مگر آج تک اس پر پابندی نہیں لگائی یعنی میڈیا میں اسکے خلاف بولنا محض دکھاوا ہے)۔

* اسی طرح حزب اللہ کے سابق جنرل سیکریٹری رافضی صبحی طفیلی نے یہ اعتراف کیا کہ حزب اللہ نے سیریا کے اندر بہت سارے اہل سنت مسلمانوں کا قتل کیا ہے، اور امریکی فوج کے ساتھ تعاون کیا ہے، اور حزب اللہ کا فلسطینی مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔(یہ ایک انٹرویو ہے جو بیروت انٹرنیشنل ٹی وی چینل پر" بدنا الحقیقة" پروگرام کے نام سے ۱۸/ ۷/ ۲۰۲۲ میں نشر کیا گیا ہے)۔

اس اہم بحث کو میں ذلت و رسوائی اور ابلیسی راستے نیز مصیبت آزمائش کے ایک بہت ہی اہم باب پر ختم کریں گے جس پر ایک بدعت، ہوا پرست اور گمراہ اکثر چلتے ہیں، اور وہ ہے:

مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا۔

اگر اہل علم کے اقوال اس باب میں منقول نہ ہوتے تو ہم اسے مانتے ہی نہیں اور یہ کبھی خیال نہیں کرتے کہ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے، لیکن تاریخ کے اس سیاہ باب کے مطالعہ کرنے اور دیکھنے کے بعد میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون، وحسبی اللہ ونعم الوکیل۔



*حملہ آور کفار کے ساتھ اہل بدعت کا تعاون:

علامہ شیخ محمد بن بشیر ابراہیمی جزائری (ت ۱۳۸۵ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ فرانسیسی سامراج کو جزائر اور عمومی پیمانے پر شمال افریقہ میں، مغربی اور وسطی افریقہ میں اپنے پاؤں اسی وقت پھیلانے کا موقع ملا جب صوفیوں نے انکا ساتھ دیا۔ ایک بڑے اہم فرانسیسی قائد نے بہت ہی معنی خیز بات کہی کہ کسی ایک صوفی سلسلے کے شیخ کا تعاون حاصل کرلینا کسی ایک لشکر جرار کے مقابلے ہمارے لئے زیادہ سودمند ہے۔ کیوں کہ ہمیں جتنا فائدہ کسی صوفی شیخ کی ایک تائیدی بات سے ہوجاتا ہے اتنا فائدہ ایک بڑی فوج پر لاکھوں روپئے خرچ کر کے بھی نہیں ہوسکتا۔ اور اسلئے بھی کہ ہم فوج کشی کے ذریعے لوگوں کا دل کبھی نہیں جیت سکتے جبکہ کسی صوفی شیخ کی بات سے ہمیں لوگوں کی طرف سے قلبی بدنی اور مالی ہر سطح پر پزیرائی ملتی ہے۔

اس فرانسیسی قائد کی اس بات میں بہت کچھ حقیقت چھپی ہوئی ہے جسے ہمارے بہت سارے مشرقی بھائی نہیں سمجھتے اور اس تعلق سے شک میں ہیں، انہیں یہ نہیں معلوم کہ فرانسیسی سامراج کے خلاف جہاد کرنے والے امیر عبدالقادر الجزائری کی مجاہد جماعت سے سب سے پہلے خروج کرنے والا ایک صوفی شیخ ہی تھا۔

اور یہ کہ فرانسیسی سامراج کے سامنے آپ کی ہزیمت کا سب سے بڑا سبب یہی تھا کہ فرانسیسی فوج کو صوفیوں کی طرف سے مکمل تعاون حاصل تھا، اور بہت سارے صوفی مشائخ

نے علی الاعلان سامراج کے تعاون کی اپیل کی تھی اور انکی غلامی کو بصد احترام قبول کیا تھا۔اب کیا اسکے لئے بھی کسی دلیل کی ضرورت ہے؟! یہ واقعات پرانے نہیں ہیں، ان واقعات کو لکھنے والے قلم کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہوئی ہوگی،اور فرانسیسی سامراج اب بھی ان صوفی مشائخ کو"محبوبان فرانس" کے نام سے یاد کرتا ہے۔(مجموع آثار الشیخ عبدالقادر: ۵ / ۱۴۳)۔

اسی طرح جس وقت مراکشی مجاہد آزادی شیخ محمد بن عبدالکریم خطابی (ت ۱۳۸۲ھ) رحمہ اللہ چودہویں صدی کے نصف اول میں ہسپانوی سامراج کے خلاف جہاد کر رہے تھے اس وقت بھی بعض صوفی مشائخ نے آپ کے خلاف ہسپانوی سامراج سے شکایت کی تھی اور بہت سارے مواقع پر ان صوفیوں نے غداری اور خیانت کی تھی۔(الانحرافات العقدیہ والعلمیہ فی القرنین الثالث عشر والرابع عشر الھجر یین، تالیف: علی بن بخیت زھرانی، ۵۴۲)۔

مصری علامہ عبدالرحمن الوکیل (ت ۱۳۹۰ھ) رحمہ اللہ نے کہا: کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ صوفیوں نے جہاد کیا ہے اور بہت ساری جگہوں پر اسلام کی اشاعت کی ہے!! مجھے اچھی معلوم ہے کہ صوفیوں کا دین کیا ہے؟! انہوں نے صرف بدعات وخرافات اور جہالت و گمراہی پھیلائی ہے، بلکہ انہوں نے وثنیت کو عام کیا ہے کہ آج کے لوگ پتھروں اور سڑے گلے جسموں کی پرستش کر رہے ہیں!! انہوں نے دین اسلام کو کہیں بھی نہیں پھیلایا

ہے تاکہ انہیں غاصب سامراج کی تائید حاصل رہے، اور اسکی خواہشات کے خلاف نہ جائیں، کیوں کہ سامراجوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ بدعات وخرافات ہی وہ وسیلہ ہیں جن کے ذریعے ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اسی کو استعمال کر کے اور پھیلا کر حقیقی اسلام اور مسلمانوں کو مٹا سکتے ہیں، انہوں نے پہلے بھی یہی کیا اور آج بھی یہی کر رہے ہیں، اگر کسی کو شک ہے تو اپنی تاریخ کا مطالعہ کرلو، مجھے ایک بھی کسی صوفی کو دکھا دو کہ اس نے غاصب سامراج کے خلاف جہاد کیا ہو؟! یا اس کے لئے کبھی کوئی کوشش کی ہو یا کسی کو سامراج کے خلاف جہاد کرنے کی دعوت دی ہو؟! (ھذہ ھی الصوفیۃ، ۱۷۰)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے صوفیاء کے بارے میں کہا کہ جہاں تک جہاد فی سبیل اللہ کا تعلق ہے تو اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ یہ جہاد سے بہت دور رہتے ہیں۔ حتی کہ ہم عوام کے اندر پاتے ہیں کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے سے محبت کرتے ہیں، اللہ کے اوامر کی تعظیم کرتے ہیں، اسکے محارم پر غیرت رکھتے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں سے دوستی رکھتے ہیں جبکہ اللہ کے دشمنوں سے نفرت کرتے ہیں لیکن یہ چیزیں ان صوفیوں کے یہاں ندارد ہیں بلکہ اسکے برعکس پایا جاتا ہے۔ (الاستقامہ: ۱/ ۲۶۸)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے کہا کہ جزائر میں فرانسیسی سامراج کے لانے میں صوفیوں کے تیجانی فرقے نے سب سے بڑا کردار ادا کیا ہے۔ (الصوفیہ من اسباب دخول فرنسا للجزائر) نامی ویڈیو کلپ جو یوٹیوب پر موجود ہے۔

* اہل بدعت اور کفار کے درمیان شیطانی اتحاد:

اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کرنے کیلئے نیز اسلام کی روشنی بجھانے کیلئے کفار نے اہل بدعت کا سہارا لیا ہے اور یہ سلسلہ آغاز اسلام ہی سے جاری وساری ہے، اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گی جب یہ اہل دجال کا ساتھ دیں گے اور اس کے گروہ میں یہی شامل ہوں گے اور اسکا بہت بڑا معاون بنیں گے۔

(جلیل القدر تابعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا کہ جب دجال نکلے گا تو اسکی پیروی یہی اہل بدعت کریں گے۔ اور اسی طرح ایک دوسری جلیل القدر تابعی مطرف بن شخیر عامری رحمہ اللہ نے کہا کہ دجال کے اکثر پیروکار یہود اور اہل بدعت ہوں گے۔ دونوں روایتیں امام ھروی کی کتاب ذم الکلام واھلہ ص ۷۹ ۳ میں موجود ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اسکا اصل معنی اس حدیث کے اندر موجود ہے:

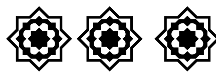
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" يَنْشَأُ نَشْءٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ". قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ" أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً،" حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اس کے حلق سے نیچے نہ

اترے گا، جب بھی ان کا کوئی گروہ پیدا ہوگا ختم کر دیا جائے گا"، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے بیسیوں بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جب بھی ان کا کوئی گروہ نکلے گا ختم کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ انہیں میں سے دجال نکلے گا"۔ (ابن ماجہ: ۱۷۴)۔

(ختم کر دیا جائے گا، یعنی اس کا مستحق ہوگا کہ اس کا خاتمہ اور صفایا کر دیا جائے، اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اہل بدعت ہی سے دجال کا خروج ہوگا۔)

اور بلا شبہ اہل بدعت نفس پرستوں کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کفار اور زنادقہ وغیرہ کہ مدد کرنا یہ اللہ، اسکے رسول، اسکے دین اور عام مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑا دھوکہ اور خیانت ہے، اور اہل بدعت کی ملک وملت کے ساتھ انہیں خیانتوں کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت سارے فتنوں اور آزمائشوں سے دو چار ہونا پڑا ہے۔



*کفار کے ساتھ اہل بدعت کے تعاون کے تاریخی نمونے:

۱- بہت پہلے بنی امیہ کے اندر فتنہ ابن الاشعث (ت ۸۴ ھ) کے اندر جو کچھ ہوا کہ ان لوگوں نے اموی خلافت کے خلاف خروج و بغاوت کیا، اور کافر ترک حاکم رتبیل کی ان لوگوں نے اموی خلافت کے خلاف تعاون کیا۔

چنانچہ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے کہا کہ پھر ابن اشعث نے رتبیل کے پاس مصالحت کا پیغام بھیجا کہ اگر میرا غلبہ ہوگیا تو تمہارا اخراج ہمیشہ کیلئے معاف ہو جائے گا اور اگر میں شکست کھا گیا اور گرفتاری کی نوبت آئی تو تمہارے پاس پناہ لوں گا۔ (تاریخ طبری: ۶/ ۳۳۶، امام ذہبی نے کہا کہ بالآخر ابن الاشعث کی جماعت کو شکست ہوئی اور وہ رتبیل بادشاہ کے پاس جا کر پناہ لے لیا۔ سیر اعلام النبلاء: ۴/ ۱۸۴)۔

اور ایک دوسری روایت کے اندر وارد ہوا ہے کہ لوگ حجاج بن یوسف کی بیعت توڑ کر اسکے خلاف عبد الرحمن ابن الاشعث سے آ آ کر بیعت کرنے لگے کہ اس کا ہر طرح ساتھ دیں گے مگر اس نے رتبیل سے جا کر مصالحت کرلی کہ اگر میرا غلبہ ہوگیا تو تمہارا اخراج ہمیشہ کیلئے معاف ہو جائے گا اور اگر میں شکست کھا گیا اور گرفتاری کی نوبت آئی تو تمہارے پاس پناہ لوں گا۔ (نہایۃ الارب فی فنون الادب: ۲۱/ ۲۳۵)۔

حافظ ابن کثیر نے رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن اشعث نے رتبیل کے پاس مصالحت کا پیغام بھیجا کہ اگر اسے حجاج بن یوسف کے خلاف کامیابی مل جائے گی تو رتبیل کا خراج ہمیشہ

کیلئے معاف ہوگا۔(البدایہ والنہایہ: ۱۲/ ۳۰۷)۔

۲-کفار کے ساتھ اہل بدعت کے تعاون کی ایک دوسری مثال:

خارجی حارث بن سریج تمیمی (ت ۱۲۸ھ) کا واقعہ جس وقت اس نے بنی امیہ کے خلاف خروج و بغاوت کیا تھا اور پھر جا کر ترک کافروں کے ملک سے مل گیا، جہم بن صفوان اسی کا منشی اور فوج کا سپہ سالار تھا!

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی سال ۱۲۶ھ میں حارث بن سریج کو بلاد ترک میں امان دیا گیا جہاں وہ ۱۲/ سال تک تھا، پھر اسکے بعد وہ بلاد کفر سے بلاد اسلام کی طرف آیا۔(الکامل فی التاریخ: ۴/ ۳۲۰)۔

حافظ ابن کثیر نے رحمہ اللہ نے کہا کہ حارث بن سریج نے خروج کیا، یہ وہی خارجی ہے جس نے بلاد ترک میں جا کر پناہ لی تھی اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کی تھی۔(البدایہ والنہایہ: ۱۳/ ۲۱۲)۔

فقیہ ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا کہ حارث بن سریج نے جور وظلم کے خلاف نکیر کے نام پر خروج کیا پھر کافر ترکوں سے جا کر مل گیا، پھر انہیں کی مدد سے دیار اسلام میں آ کر خوب لوٹ مار مچائی عزت وآبرو اور گھر بار کسی کو نہیں چھوڑا۔(الفصل فی الملل والاھواء والنحل: ۴/ ۱۷۱)۔

*کفار کے ساتھ تعاون کا ایک خبیث رافضی نمونہ:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ رافضہ خوارج سے بھی زیادہ بدعتی ہیں، یہ مسلمانوں کے خلاف سب سے زیادہ کفار کی مدد کرتے ہیں، ہم نے بلکہ سارے مسلمانوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو جب بھی کفار کی طرف سے آزمائش میں ڈالا گیا انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دیا۔ جیسا کہ کافر تاتاریوں کے بادشاہ چنگیز خان کے ساتھ ہوا۔

اس وقت روافض نے مسلمانوں کے خلاف تاتاریوں کی مدد کی تھی، اور اسی طرح چنگیز خان کا پوتا ہلاکو خان جب خراسان اور عراق وشام پر حملہ کیا تو اس وقت بھی روافض نے اسکی مدد کی تھی، اور یہ بہت ہی مشہور ہے۔

عراق اور خراسان میں تو یہ روافض کھل کر مسلمانوں کے خلاف تاتاری کفار کا تعاون کرتے تھے۔ اور جو بغداد کا خلیفہ تھا اس کا وزیر ابن علقمی بھی رافضی تھا، اس نے خلیفہ اور مسلمانوں کے خلاف برابر سازش کی اور بغداد کی فوج کو حد درجہ کم کر دیا، ان کا نام رجسٹر سے نکال دیا، عوام کو بھی نام لکھوانے سے اور تاتاریوں سے قتال کرنے سے منع کرتا تھا، اور مختلف سازشیں کرتا تھا، یہاں تک کہ وہ بغداد میں داخل ہوئے اور ایک اندازے کے مطابق پندرہ لاکھ کے آس پاس مسلمانوں کو قتل کیا، مسلمانوں کو سقوط بغداد کے وقت جس طرح قتل کیا گیا تاریخ اسلام میں اسکی نظیر نہیں ملتی ہے۔

اسی طرح ملک شام میں بھی روافض نے کافر تاتاریوں کا ہر طرح سے تعاون کیا جس کے پاس ہتھیار تھا اس نے ہتھیار سے تعاون کیا اور جس کے پاس ہتھیار نہیں تھا اس نے زبانی تائید کی۔

اسی طرح انہیں روافض نے مسلمانوں کے خلاف نصاری کی مدد کی جنھوں نے مسلمانوں کو ملکر قتل کیا اور انکا مال لوٹا یہاں تک انکی عورتوں کو لونڈی بھی بنایا۔

بتایا جاتا ہے کہ ساحل شام پر ایک پہاڑی علاقہ ہے جہاں پر کئی ہزار روافض چھپے بیٹھے ہوتے، اور جو بھی مسلمان اس وقت وہاں سے گزرتے انہیں مار کر انکا مال لوٹ لیتے تھے، اس طرح انہوں نے بہتوں کو مار کر انکا مال لوٹا ہے۔

غازان کے حملے کے وقت جب کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی روافض انکے گھوڑوں، اسلحوں اور قیدیوں کو لیکر قبرصی نصاری کے ہاتھ بیچ دیئے تھے، اور بہت سارے فوجیوں کو بھی گرفتار کر کے کفار کے ہاتھ بیچ دیا، اس طرح یہ مسلمانوں کے خلاف تمام دشمنوں سے زیادہ نقصان دہ اور خطرناک ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روافض نصاری کا جھنڈا لیکر چلتے تھے، ایک بار ایک نصرانی نے ایسے ہی ایک رافضی سے پوچھا کہ بہتر کون ہے مسلمان یا نصاری؟ رافضی نے کہا کہ نصاری، پھر اس نے پوچھا کہ تم اپنا حشر کس کے ساتھ چاہتے ہو؟ تو رافضی نے کہا کہ نصاری کے ساتھ۔ چنانچہ نصاری نے روافض کو اپنے بعض مقبوضہ مسلم علاقوں کو انہیں ہبہ کر دیا۔

میں کہتا ہوں کہ آپ کسی کی بات نہ سنیں صرف اپنے زمانے میں آس پاس کی خبروں پر نظر رکھیں آپ یہی دیکھیں گے کہ ہر طرح کے شر و فساد اور فتنوں میں انہیں روافض کا ہاتھ ملے گا، کیونکہ انہیں جب بھی موقع ملتا ہے یہ امت مسلمہ کے خلاف نقصان ہی پہونچاتے ہیں۔(سچ کہا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے، یقینا ہم اس وقت یہی دیکھ رہے ہیں، یمن، عراق، سیریا اور لبنان ہر جگہ انہیں کی طرف سے فساد اور فتنہ پھیلا ہوا ہے)۔

ہم نے تواتر سے سنا اور مشاہدہ کیا کہ جب سے کافر تاتاریوں کا فتنہ آیا ہے اور چنگیزی خان نے عالم اسلام پر یلغار کیا ہے اسی وقت سے یہ روافض مسلمانوں کے خلاف تاتاریوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

اور سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بغداد میں کس طرح کافر ہلاکو کو ۶۵۶ھ میں روافض نے داخل کیا اور مسلمانوں کا قتل عام کروایا۔اسی طرح ۶۵۸ھ میں ملک شام میں جب آیا اس وقت بھی انہوں نے اسکا ساتھ دیا۔

شام کے اندر حلب، دمشق اور دیگر شہروں پر تاتاریوں کی تباہی اور مسلمانوں کی حکومت کے خاتمے میں روافض نے بھرپور ساتھ دیا۔

یہی حال عراق میں کیا جب ہلاکو بغداد میں داخل ہوا اور خلیفہ کے ساتھ مسلمانوں کا قتل عام کیا، اس وقت رافضی ابن علقمی اور دیگر روافض ہی اسکے معاونین اور وزراء تھے جنہوں نے ظاہری باطنی ہر سطح پر ہلاکو کا تعاون کیا۔

یہاں تک بتایا جاتا ہے کہ مسلمان جب کوئی شہر فتح کرتے جیسے عکا اور دیگر شہر تو روافض کو تکلیف ہوتی اور ان کی پوری کوشش ہوتی کہ اس جنگ کو مسلمانوں کے خلاف پلٹ دی جائے اور انہیں کسی طرح شکست ہو جائے۔

کہا جاتا ہے کہ ۵۹۹ھ میں جب شام کے اندر تاتاریوں نے تباہی مچائی اور شہر کے شہر خالی ہو گئے تو ان روافض نے ملک کے اندر عام فساد مچانا شروع کر دیا، قتل وخونریزی کرتے اور صلیب لیکر لوٹ مار کرتے، بہت سارا ساز وسامان اور اسلحہ نصاری کے ہاتھ بیچ ڈالا حتی کہ مسلمانوں کو قیدی بنا کر قبرص میں بیچ ڈالا۔

چنانچہ یہ مسلمانوں کے خلاف تمام کفار کے ساتھ تعاون کرتے ہیں خواہ وہ یہود ونصاری ہوں یا ترک مشرکین، اسی طرح یہ اللہ کے اولیاء سے دشمنی کرتے ہیں بلکہ جو دین اسلام میں سب سے بہتر لوگ ہیں ان سے بڑا کوئی ولی ہو نہیں سکتا، جو سادات کرام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں جنہوں نے اس دین کو قائم کیا اور اسکی تبلیغ کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر موڑ پر مدد کی۔

یہی روافض ہیں جو عالم اسلام پر کفار تاتاریوں کے دخول کا سبب بنے، نصیر الدین طوسی اور ابن علقمی اس کی سب سے بڑی مثال ہیں۔

اسی طرح بیت المقدس پر نصاری کے قبضے کا بھی یہی روافض سب سے بڑا سبب رہے ہیں، یہاں تک کہ مسلمانوں نے اسے آزاد کرایا۔

اس وقت جو سب سے بڑے منافق نصیری اور اسماعیلی وغیرہ ہیں انہیں روافض کے ساتھ رہتے ہیں۔ جو کفر اکبر کو دل میں چھپا کر رکھتے ہیں اور یہ نفاق اور کفر میں یہود ونصاری سے بھی بڑھ کر ہیں۔(منہاج السنہ: ۵/ ۱۵۵)۔

ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا کہ قرامطہ باطنیہ اور ملاحدہ یہ سب ابلیس کے حقیقی لشکر ہیں، انہوں نے بلاد مغرب، مصر وشام اور حجاز پر قبضہ کیا، اسی طرح عراق ہر بھی قابض ہو گئے، ان کے نزدیک مسلمان اہل ذمہ کی طرح رہتے تھے، بلکہ حقیقی اہل ذمہ جس طرح امن وامان اور عزت ومقام کے ساتھ رہتے تھے اہل سنت مسلمان اس طرح سوچ بھی نہیں سکتا تھا، انہیں کے زمانے میں کافروں نے عالم اسلام کے مشرق ومغرب کے بہت سارے علاقوں پر قبضہ کیا ہے، قریب تھا کہ اسلام کی بنیادیں ہل جائیں اللہ کی دفاع اور یہ مقدر نہ ہوتا کہ انجام کار نیک بندوں کا ہوتا ہے۔(الصواعق المرسلہ: ۲/ ۵۳۵)۔



*علم وعمل کے پیکر علماء راسخین کا فقہ دین:

کبھی کبھار کبار اہل علم ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں حق بہت ہی با مقصد اور با معنی ہوتے ہیں جن کے لئے بے انتہا غور وفکر اور عقل و بصیرت کی ضرورت پڑتی ہے، انہیں سنہرے قیمتی کلمات میں بعض کا ذکر درج ذیل ہے:

- حافظ عبد الغنی مقدسی (ت ٦٠٠ ھ) رحمہ اللہ نے کہا:

یہ جان لیں کہ اسلام اور مسلمانوں کو تین گروہ سے تکلیف پہونچی ہے:

پہلا گروہ:

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے احادیث صفات کا انکار کیا اور ان احادیث کے راویوں کی تکذیب کی، یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کفار سے بھی زیادہ بھیانک اور خطرناک ہیں۔

دوسرا گروہ:

ان لوگوں نے حدیث کو صحیح مانا مگر انکی تاویل کردی، یہ لوگ پہلے گروہ سے بھی زیادہ بھیانک اور خطرناک ہیں۔

تیسرا گروہ:

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مذکورہ دونوں اقوال کا انکار کردیا اور اپنے گمان میں اللہ کی تنزیہ اور پاکی بیسن کرنے لگے جب کہ حقیقت میں اسماء وصفات کی تکذیب تھی، اس طرح ان کے اندر مذکورہ دونوں خامیاں جمع ہوگئیں، اور یہ مذکورہ دونوں گروہ ست بھی زیادہ

بھیانک اور خطرناک ہیں۔ (تذکرۃ المؤتسی شرح عقیدۃ الحافظ عبد الغنی المقدسی، ص ۳۸۳، یہ شیخ ابن الصلاح کا بہت گہرا استدلال ہے کیونکہ دین وعقیدہ کا چھن جانا ملک واقتدار کے چھن جانے سے کہیں زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے)۔

-شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک بہت سی مشہور واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ ابوعمرو ابن الصلاح نے ابوالحسن آمدی کے ایک معروف مدرسے کو چھیننے کا حکم دیا اور کہا: یہ مدرسہ اس سے چھیننا عکا شہر کو فتح کرنے سے بھی افضل ہے، جب کہ یہ معروف ہیکہ اس وقت علم کلام اور فلسفہ میں آمدی سے زیادہ کوئی جانکار اور ماہر نہیں تھا، اور یہ فلسفہ میں دین واسلام اور عقیدہ کت اعتبار سے سب سب سے بہتر تھا۔ (مجموع الفتاوی: ۹/ ۷)۔

-علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے کہا کہ اہل بدعت کی مرضی اور خواہشات پر چلنا اہل کتاب کی مرضی اور خواہشات پر چلنے جیسا ہے، یہ ایسے ہی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں جیسے پانی پانی سے، انڈا انڈا سے اور کھجور کھجور سے مشابہ ہوتا ہے، اور کبھی کبھی دوسری ملتوں کے مقابلے اہل بدعت اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ بھیانک اور خطرناک ہوتے ہیں، کیونکہ یہ بدعتی اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور لوگوں کیلئے یہی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دین اسلام کی

نصرت و مدد کر رہے ہیں اور اپنے گمان میں یہ اچھی چیزوں کی پیروی کرتے ہیں جبکہ حقیقت میں بالکل برعکس ہوتا ہے، یہ بدعت پر بدعت ایجاد کرتے رہتے ہیں اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ دین سے مکمل طور پر نکل جاتے ہیں جبکہ وہ اسی گمان میں ہوتے ہیں کہ وہ سچے دین پر قائم ہیں اور وہ جس راہ پر وہی صراط مستقیم ہے، بلکہ انکا دعوی ہوتا ہے کہ وہ اہل حق ہیں اس طرح وہ خود گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کیلئے گمراہی کا سبب ھی بنتے ہیں، اور پھر وہ خود اپنے گناہ اور دوسروں کے گناہ کا بار اٹھاتے ہیں۔(فتح القدیر:۱/ ۱۷۹)۔

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے کہا کہ امام مالک رحمہ اللہ اباضیہ اور قدریہ کے توبہ کرانے کے قائل تھے کہ اگر وہ توبہ کرتے ہیں تو ٹھیک ورنہ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

اسے قاضی اسماعیل نے ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثابت سے پوچھا کہ کیا امام مالک رحمہ اللہ کی یہ رائے صرف انہیں لوگوں کے بارے میں ہے؟

توانہوں نے کہا کہ تمام اہل بدعت کے بارے میں آپ کی یہی رائے ہے۔

قاضی اسماعیل نے نے کہا کہ امام مالک رحمہ اللہ کی یہ رائے ان کے تعلق سے اس لیے ہے کیونکہ یہ فسادی ہیں بلکہ حربی کافر سے بھی بڑے فسادی ہیں کیونکہ دین وعقیدہ میں فساد اور بگاڑ مال ودنیا میں فساد و بگاڑ سے زیادہ بھیانک ہوتا ہے۔(التمہید: ۲/ ۲۶۴)۔

* اہل بدعت کا صلیبیوں کے ساتھ تعاون:

سلطان سلیم اول نے جس وقت ۹۲۰ھ میں بغداد کو روافض سے چھڑانے کیلئے حملے کی تیاری کر رہا تھا اس وقت پرتگالی بحریہ ایڈمرل بوکیرک نے رافضی اسماعیل شاہ صفوی کے پاس خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا:

((إني أقدر لك احترامك للمسيحيين في بلادك، وأعرض عليك الأسطول والجند والأسلحة لاستخدامها ضد قلاع الترك في الهند، وإذا أردت أن تنقض على بلاد العرب أو تهاجم مكة فستجدني بجانبك في البحر الأحمر أمام جدة أو في عدن أو في البحرين أو القطيف أو البصرة، وسيجدني الشاه بجانبه على امتداد الساحل الفارسي وسأنفذ له كل ما يريد))۔

ترجمہ: آپ کے ملک میں عیسائیوں کو جو احترام اور مقام حاصل ہے اس پر میں آپ کا مشکور ہوں اور میں آپ کیلئے بحری بیڑا، فوج اور اسلحہ سب پیش کرتا ہوں تا کہ بلاد ہند میں اسے ترکوں کے خلاف استعمال کر سکیں، اور اگر آپ بلاد عرب یا مکہ پر حملہ کرنا چاہیں تو ایسی صورت میں آپ مجھے اپنے بغل میں اپنا معاون و مددگار پائیں گے بحر احمر کے اندر جدہ کے سامنے یا خلیج عدن یا بحرین میں یا پھر قطیف یا بصرہ میں، اسی طرح آپ اپنے بغل میں مجھے پائیں گے ساحل فارس کے تمام علاقوں میں جہاں آپ چاہیں گے اور میں آپ کی

ساری مراد پوری کردوں گا۔(عودۃ الصفویین،ص ۲۵)۔

* میں کہتا یوں کہ تاریخ سطح پر جب آپ غور کریں گے تو لگے گا کہ اہل بدعت کے ہاتھوں مسلمانوں کو جو نقصان پہونچا ہے اور ان کے ناپاک ہاتھوں سے مسلمانوں میں جتنی تباہی اور قتل وخونریزی ہوئی ہے اتنا اصلی کفار ومشرکین کے ہاتھوں نہیں ہوئی ہے۔

چنانچہ آپ ابن اشعث خارجی کے فتنے کو دیکھیں، پھر اسکے بعد آنے والے دوسرے فتنوں کو دیکھیں جیسے ازارقہ، شیعہ روافض اور قدریہ کے فتنے، پھر جہمیہ اور معتزلہ کے ہاتھوں خلق قرآن کا فتنہ، پھر باطنی ملحدین قرامطہ کا فتنہ، پھر نصیر الشرک رافضی اور ابن علقمی کے ہاتھوں سقوط بغداد کہ جس وقت مسلمانوں ادھر ادھر بکھراؤ کا شکار ہو گئے اور آج تک انکی یہی حالت ہے۔

اور آج ہم جو کچھ عراق، یمن، شام، لیبیا، سوڈان اور لبنان وغیرہ میں دیکھ رہے یہ سب سے بڑا شاہد ہے جسے کوئی ٹھکرا نہیں سکتا، بلکہ میں پورے وثوق اور یقین سے کہتا یوں کہ داعش، القاعدہ اور حزب اللہ رافضی جیسے معاصر بدعتی مسلح قاتل تنظیموں کے ہاتھوں مسلمانوں کا جتنا قتل عام ہوا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا نقصان مسلمانوں کا فلسطین کی لڑائی میں یہود ونصاری کے ہاتھوں ہوا ہے۔

بلکہ صرف رافضی خمینی کی حکومت کے ذریعے اسکے قیام ۱۳۹۹ھ سے لیکر آج تک

ایران اور باہر جتنے مسلمانوں کا قتل ہوا ان کی تعداد دسیوں لاکھ میں بنتی ہے، اور یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے، صرف عراق ایران جنگ میں دس لاکھ سے زیادہ مسلمان مارے گئے ہیں۔

امریکہ کے ذریعے عراق کو ایران کے ہاتھوں سونپنے کے بعد عراق، سیریا، لبنان میں اور یمن میں حوثی لڑائی کے اندر لاکھوں مسلمانوں کا قتل ہو چکا ہے۔

دراصل کفار نے انہیں یہ مہم دے رکھا ہے جو کہ دیکھنے میں یہی لگتا ہے کہ یہ مسلمانوں کے درمیان آپسی خانہ جنگی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اہل بدعت کے مکمل تعاون کے ساتھ صلیبی جنگوں کا تسلسل ہے۔

اس ومغرب آپ دیکھیں گے کہ اہل بدعت نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو کچھ کیا اتنا کفار نہیں کرسکے ہیں بلکہ یہود ونصاری، مجوس اور گائے کے پجاری بھی اتنا کرنے سے عاجز ہیں۔



* دورحاضر سے کچھ نمونے:

۱- دورحاضر میں روافض نے عراق میں اہل سنت کے ساتھ جو کچھ کیا اسے کبھی نہیں بھولیں گے، اس وقت روافض نے صلیبی حملے میں امریکہ کا جو تعاون کیا اور جس طرح فوجی، سیکورٹی اور خفیہ معلومات کی سطح پر ہر طرح سے عراق کی تباہی میں کافروں کو سہولت فراہم کیا وہ بیان سے باہر ہے۔

۲- اسی طرح طالبان اور القاعدہ سے جنگ کرنے کے نام پر جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا اس وقت بھی روافض نے امریکہ کا تعاون کیا تھا۔

۳- اسی طرح حال ہی میں ارمینیہ اور ازربیجان کے مابین نورانی ہوئی ہے اس میں بھی ایران نے ارمینیہ کا ساتھ دیا ہے۔
جس طرح کہ شاہ عباس صفوی کے دور میں ہوا جسکی حکومت ۹۹۶ھ سے ۱۰۳۸ھ تک تھی، اسکے دور میں نصاری کی بہت عزت تھی خواہ وہ ایرانی نصاری ہوں یا یورپ کے، حتی کہ عیسائی مبلغین کی بھی بڑی قدر تھی، یہاں تک کہ انہیں تبلیغ کرنے کیلئے عباس صفوی نے اصفہان کے قریب ارمنی عیسائیوں کیلئے جلف نامی ایک شہر بنا دیا تھا، اور انکی کافی عزت ہوتی تھی۔ (عودۃ الصفویین، ص ۴۲، میں کہتا ہوں کہ اسی عباس صفوی کے دور

میں اہل سنت مسلمان دنیا میں تقریباہر انہیں خبیث نصاری کے ہاتھوں جگہ ستائے جارہے تھے اور خود اسی کی حکومت ایران کے اندر بھی ستائے جارہے تھے، اللہ کی لعنت ہو ان روافض پر!!

۴- بلاد شام سیریا اور لبنان میں ان روافض کے آثار آپ دیکھ سکتے ہیں کہ انکی وجہ سے وہاں زمانے سے مسلمانوں پر کیا مصائب اور پریشانیاں ہیں، قتل وخونریزی، ہجرت، قید کی سزا اور نہ جانے کیا کیا مشقتیں لاحق ہیں اور یہ سب صرف اہل سنت مسلمانوں کے خلاف ہورہا ہے۔

۵- بالکل یہی تکلیفیں اس وقت یمن کے اندر حوثی روافض کے ہاتھوں اہل سنت کے ساتھ کیا جارہا ہے۔

اس کے علاوہ افریقہ کے اندر بھی ان کی سرگرمی بڑھ چکی ہے، بالخصوص نائجیریا کے اندر۔

میں کہتا ہوں کہ اہل سنت مسلمانوں کو ان اہل بدعت روافض وغیرہ کے نقصانات اور خطرناکیوں کے تئیں کب ہوش آئے گا؟!

یہ دین بیزار مسلمانوں کا دشمن طبقہ ہے بلکہ ان روافض میں بعض کفار ہیں جنہیں دین

وعقیدہ اوراخلاق ومروت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

٦-انگریزوں نے دورحاضر میں عالم اسلام کے اندرانہیں اہل بدعت کا ہرجگہ ساتھ دیا:

ایران کے اندراسماعیلی باطنی فرقے سے تعلق رکھنے والے شخص حسن علی شاہ کا ساتھ دیا جسکی ہلاکت ١٢٩٨ھ میں ہوئی ہے۔

یہاں تک کہ اسے اسماعیلی نزاری فرقے کا امام بنادیا گیا اوراسکا لقب آغاخان رکھا گیا۔(الانحرافات العقدیہ والعلمیہ فی القرنین الثالث عشر والرابع عشر الھجریین، تالیف: علی بن بخیت زھرانی،ص ٥٦٧)۔

اسی طرح افغانستان میں بھی انگریزوں نے ہزارہ طبقے سے متعلق روافض کا ساتھ دیا۔
اسی طرح ہندوستان میں بھی اہل بدعت بریلویوں اورقادیانیوں کا ساتھ دیا۔

اسی طرح سیریا میں آزادی کے وقت فرانسیسیوں نے نصیری طبقہ کےلوگوں کا ساتھ دیا بلکہ ملک کوانہیں کے ہاتھ میں سونپ دیا۔

اوریہی معاملہ اس سے بھی پہلے دروز کے ساتھ کیا، کیونکہ نابلیون نے جب عکا پرحملہ کیا تھا تواس وقت دروزیوں نے فرانسیسی فوج کا ساتھ دیا تھا۔

۷-تمام صوفی مشائخ اہل بدعت نے جزائر کے اندر فرانسیسی سامراج کا ساتھ دیا، بلکہ بہت سے اہل بدعت مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرتے تھے، اور سامراج کے خلاف جہاں بھی لوگ جمع ہوتے یہ جا کر مخبری کر دیتے۔

۸-علامہ عبد الرحمن بن حسن جبرتی مصری (ت ۱۲۴۱ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ ربیع الاول ۱۲۱۳ھ میں ایک فرانسیسی فوجی نے مسلمانوں سے پوچھا کہ کیا ہوگیا ہے آپ لوگ اس سال میلاد النبی نہیں منا رہے ہیں؟ تو شیخ بکری نے کہا کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں اور پیسے بھی نہیں ہیں۔

فرانسیسی فوجی نے شیخ کی بات کو رد کر دیا اور کہا کہ میلاد منانا ضروری ہے، پھر شیخ بکری کو اس نے تین سو فرانسیسی روپئے دیئے، چنانچہ لوگوں نے میلاد کے سامان خریدا اور جم کر میلاد منایا اور فرانسیسی فوج بھی شامل ہوئی سب نے ڈھول تماشے کئے۔

اسی طرح حسینی میلاد کے موقع پر فرانسیسی کپتان نے یہ اعلان کروا دیا کہ حسینی میلاد دھوم سے منایا جائے اور کوئی دوکان بند نہ کیا جائے اگر کوئی بند کرے گا تو اس پر دس روپئے جرمانہ عائد ہوں گے۔ اور یہ سب میلاد کی وجہ سے تاکہ لوگ دھوم سے سامان خریدیں اور میلاد منائیں۔ (مظہر التقدیس بزوال دولۃ الفرنسیس، ص ۹۴)۔

میں کہتا ہوں کہ اب تو سمجھ جانا چاہئے کہ ہر سال مصر کے اندر امریکی سفیر میلاد النبی

میں شریک کیوں ہوتا ہے؟!

اس پر تفصیل سے میں نے اپنی کتاب "تحذیر الاخیار من المبتدعہ الاشرار" میں لکھا ہے جس میں باقاعدہ "سبب اھتمام الغرب الکافر بأھل البدع والاھواء" کے نام سے خصوصی باب ہے جس کے اندر یہ واضح کیا گیا کہ مکار مغرب آخر اہل بدعت پر اسقدر میر بسب کیوں ہے؟)

اسی طرح یہ بھی سوچنا چاہیے کہ دور حاضر میں آخر مکار یورپ اہل بدعت تنظیموں اور خارجی تکفیری جماعتوں اور تحریکوں کا سیاسی استعمال کیوں کر رہا ہے؟!

یقینا ایسا وہ اسلام اور مسلمانوں کی محبت میں نہیں کر رہے ہیں اور نہ نیکی اور بھلائی سمجھ کر کر رہے ہیں اور نہ ہی مدد اور تعاون کے نام پر کر رہے ہیں جیسا کہ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں بطور خاص حقوق انسانی وحیوانی کی تنظیمیں جیسا کہ مشہور کرتی ہیں۔

بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے سازش ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف وقت آنے پر استعمال کر سکیں، اور انہیں خارجی تنظیموں کا بہانہ بنا کر دوبارہ عالم اسلام پر یلغار کر سکیں، جیسا کہ خبیث بش نے عراق اور افغانستان کے ساتھ کیا۔

اور آج بہت سے ایسے لوگ مسلم عرب ممالک میں پائے جاتے ہیں جو حکومتوں کے معارضین کہلائے جاتے ہیں دراصل مکار یورپ انہیں استعمال کر رہا ہے خواہ انہیں اس کا شعور ہو یا نہ ہو، جب کہ ان کے سرغنہ افراد بلاد کفر وطغیان یورپ کے اندر عیش کر رہے

ہیں۔

فی الواقع یہ مستقبل میں متوقع جنگوں کے ایندھن ہیں، اور اسی طرح یورپ انہیں پٹھو کے طور پر استعمال کر رہا ہے، تاکہ یہ سوشل میڈیا کے ذریعے عالم اسلام کے اندر کافروں کے ملک میں رہ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے نام پر خلفشار اور اپنے شرور وفتن کو عام کریں!!

۹- علامہ علی طنطاوی (ت ۱۴۲۰ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے تیجانی فرقے کے تعلق سے مطالعہ کیا تو یہی سمجھ میں آیا کہ شمالی افریقہ کے اندر فرانسیسیوں کیلئے یہ اتنا ہی اہم ہیں جتنا کہ برطانوی ہند میں انگریزوں کیلئے قادیانی تھے کہ یہ دونوں سامراج کے معاون و مددگار رہے ہیں۔

مورخ عبد الکریم فیلالی مغربی (ت ۱۴۳۲ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ فرانسیسی سامراج نے تیجانی فرقے کو اپنا مہرہ بنانے کیلئے اس سے جو ہو سکتا تھا اس نے وہ سب کیا اور تمام حربے استعمال کر کے انہیں مضبوط بنایا۔

اور یہ کام انہوں نے شروع ہی سے کیا ہے چنانچہ ان کے پہلے ایجنٹ کا نام حقیر علی

بنعیسی ہے جو مجاہد آزادی شیخ عبد القادر الادریسی اور دیگر مجاہدین کے خلاف فرانسیسی سامراج کے ساتھ کھڑا تھا، بلکہ حد تو یہ ہوگئی کہ اس کے پوتے احمد التجینی نے ایک فرانسیسی سے رشتہ کرلیا تا کہ تعلقات مزید مستحکم ہو جائیں چنانچہ اس نے ایک فرانسیسی عورت اوریلی پیکار سے شادی کرلی۔

شیخ مشھور بن حسن آل سلمان نے کہا کہ صوفیوں کے تیجانی فرقے کا مغرب بڑا خیال رکھتا ہے بلکہ اس فرقے کی نشر و اشاعت پر پیسہ بھی خرچ کرتا ہے، اور اسے پروان چڑھانے میں ہر سطح پر اسکا تعاون کرتا ہے، اور یہی وہ فرقہ ہے جسکی وجہ سے عالم اسلام کے اندر بہت زیادہ فتنے پیدا ہوئے ہیں۔

علامہ تقی الدین ہلالی مراکشی (ت ۱۴۰۷ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے آج ہی ۲/ صفر ۱۳۵۷ھ کو پیرس کی عربی ریڈیو سے یہ سنا کہ فرانسیسی سفاح نوکیس مراکش کے اسی علاقے میں گیا ہے جہاں پر فرانسیسی فوج نے مسلمانوں پر بہت زیادہ ظلم ڈھایا تھا، وہاں جا کر اس نے صوفیوں کے درقاوی سلسلے کے صوفی شیخ محمد بن عبد الرحمن کو تمغے سے نوازا ہے، اور اسلام اور وطن کے خلاف فرانس کی خدمت میں اسے انعامات سے نوازا ہے۔

اس صوفی شیخ کو سب معلوم ہے کہ کس طرح مسلمانوں کو فرانس نے عذاب سے دو چار کیا،

مساجد، مدارس اور اوقاف کو ختم کر دیا۔اس کے باوجود یہ صوفی خبیث مکار غاصب فرانس کے ساتھ کھڑا ہے ان کمزور اور بے یارومددگار مسلمانوں کے خلاف جن پر ہر کسی بے رحم کیا حتی کہ کافروں نے بھی رحم کیا۔

(مذکورہ سارے اقوال کو میں کتاب " الھدیہ الھادیہ الی الطائفۃ التیجانیہ للھلالی" سے نقل کیا ہے۔اس کتاب کو پڑھیں اس کے اندر بہت تفصیل سے ساری باتیں لکھی ہوئی ہیں)۔

۱۰- آخر میں کہوں گا کہ یہ یاد رکھیں کہ بدعات کے سارے فرقے اہل توحید کے خلاف ایک ساتھ متحد ہو جاتے ہیں جیسے کفر کی ساری ملتیں اسلام کے خلاف ایک ساتھ متحد ہو جاتی ہیں۔اور میں بالکل صراحت کے ساتھ یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آج ہم نے یقین کرلیا ہے:

آخر خمینی کو فرانسیسی جیٹ طیارے میں بیٹھا کر بحفاظت ایران کیوں لایا گیا!!!اس سے پہلے فرانس کے اندر مدتوں اسے پناہ کیوں دیا گیا؟

("الخمینی فی فرنسا" کے عنوان سے یوٹیوب پر ایک ویڈیو کلپ)۔

آخر ایک غیر معروف داعش کی تنظیم اتنی سرعت کے ساتھ کیسے مضبوط اور مسلح ہوگئی کہ ایک بڑے صوبے موصل سے امریکی اور عراقی فوج کو کھدیڑ دیا اور اس پر قبضہ کرلیا اور قریب تھا کہ بغداد پر بھی قبضہ کرلے!!

(”تمویل فرنسا بتنظیم داعش“ کے عنوان سے یوٹیوب پر ایک کلپ ہے اسکے اندر اس پر پوری تفصیل موجود ہے)۔

-آخر کیا وجہ ہے کہ ۲۰۲۱ میں جب فرانسیسی صدر خبیث ماکرون نے عراق کا دورہ کیا تو سب سے پہلے رافضی سرغنہ سیستانی کی زیارت کی پھر اسکے بعد عیسائی پادری سے ملاقات کرنے موصل گیا؟!

اسی طرح سے ویٹیکن سٹی کے پادری نے بھی اپنے عراق دورے لے وقت کیا تھا۔

سمنٹ کی فرانسیسی کمپنی لافارج نے داعش کے فتنے کے زمانے میں عراق اور شام کے اندر بڑے بڑے سرنگ کیوں بنائے تھے؟!

(” القضاء الفرنسی یدین شرکۃ لافارج التی بنت المستودعات والانفاق“ کے عنوان سے یوٹیوب پر ایک ویڈیو کلپ ہے جس کے اندر خود ایک فرانسیسی محکمہ نے اس کمپنی کو ایکسپوز کیا ہے)۔

-میں کہتا ہوں کہ فرانس سے زیادہ خبیث ملک میں نہیں جانتا کہ جس نے اہل بدعت کا استعمال کر کے مسلمانوں کو ہمیشہ اور ہر جگہ نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے تا کہ

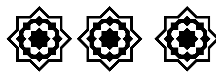
مسلمانوں کے درمیان خلفشار اور فتنے باقی رہیں، چنانچہ خبیث نابلیون ہی کے زمانے سے اس خبیث ملک کی تاریخ پڑھ لیں جس یہودے نے دروزوں کا استعمال کیا تھا اور آج تک یہ ملک مسلمانوں کے خلاف اہل بدعت کا استعمال کرتے چلے آرہا ہے، پھر اسکے بعد خباثت میں انگریز آگے ہیں پھر امریکہ ہے ان تینوں نے دور حاضر میں اہل بدعت کا استعمال کر کے مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچایا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:(وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) ترجمہ: اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(یوسف:۲۱)۔

اس کا خلاصہ ہمارے رب نے بیان کردیا ہے اپنے اس قول کے اندر:(وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ) ترجمہ: اور جب وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تیرے خلاف خفیہ تدبیریں کر رہے تھے، تاکہ تجھے قید کردیں، یا تجھے قتل کردیں، یا تجھے نکال دیں اور وہ خفیہ تدبیر کررہے تھے اور اللہ بھی خفیہ تدبیر کررہا تھا اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔(الأنفال:۳۰)۔

اور یہ بھی جان لیں کہ اہل باطل کی سازش اور مکر کی مدت محدود ہے جبکہ اہل حق کی کوشش ہمیشہ کیلئے ہے اسی لئے انجام کار بھی انہیں کیلئے ہے۔

علامہ محمد رشید رضا(ت ۱۳۵۴ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ روافض کی سرکشی اور اور طوفان

بدتمیزی اس حد تک پہونچ گئی کہ انکے حاکم نے انگریزوں سے مطالبہ کیا کہ وہ فوجی مداخلت کے ذریعے حجاز سے سعودی حکومت کو بے دخل کردیں جبکہ یہ جانتے تھے کہ ایسا اسی وقت ممکن ہے جب یہ کافر فوج حرمین میں جا کر جنگ کرے اور حرم مکی اور حرم مدنی کے اندر مسلمانوں کا خون بہائے، مگر خواہشات نفس کی پیروی اور شیطان کی اطاعت انسان کو اندھا کر دیتی ہے، کیا اس سے حج وعمرہ معطل نہیں ہو جائیں گے؟ کیا یہ صریح دعوت نہیں ہے کہ اعدائے اسلام کفار آ کر حرمین کی حرمتوں کو پامال کریں؟! کیا حرمین کی حرمتوں کی پامالی کو جائز ٹھہرانا صریح کفر نہیں ہے؟! یقینا اللہ نے روافض کو ذلیل کردیا اور اپنے دین وسنت رسول کو ان ظالموں سے محفوظ کرلیا۔ یقینا یہ دین کے دشمن ہیں۔ (مجلة المنار: ۲۸ / ۲۹۳، مضمون بعنوان: السعی لمنع الحج ومفاسد البدع)۔

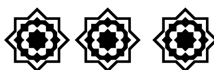


* ایک بہت ہی مفید فائدہ:

سابق اسرائیلی صدر ایریل شارون نے کہا کہ شیعوں کو اسلحہ دینے کا مشورہ میں نے دیا تھا، میں نے شیعوں کو کبھی بھی اپنے ملک اسرائیل دشمنی کرتے نہیں پایا، حتی کہ دروز بھی دشمنی نہیں کرتے ہیں۔ (مذکرات ایریل شارون، ص ۵۸۴)۔

- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے سچ کہا کہ اکثر شیعہ مسلمانوں کے مقابلے کفار سے زیادہ محبت کرتے ہیں، اسی لئے جب ترک کفار مشرقی جہت سے عالم اسلام پر حملہ آور ہوئے ہیں تو صرف مسلمانوں کو قتل کیا ہے اور خراسان، عراق، شام اور جزیرہ وغیرہ میں خوب قتل وخونریزی مچائی ہے، یہ روافض ہمیشہ یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف رہے ہیں، اسی طرح یہود ونصاری کا ساتھ دیا ہے مسلمانوں کے خلاف۔ (منہاج السنہ: ۳ / ۳۷۷)۔

میں کہتا ہوں کہ آپ اس پر بالکل تعجب نہ کریں کہ یہ لوگ کیسے اسلام کا دعوی کرتے ہیں!! اور اس سے بھی زیادہ تعجب ان لوگوں پر نہ کریں جو انکے دعوی کی تصدیق کرتے ہیں!!



* کچھ عجیب معاصر واقعات:

شیخ مجاہد سراج بن سعید زہرانی نے افغان جہاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ احمد شاہ مسعود کے قتل کے بعد امریکہ نے کچھ راحت کی سانس لی، کیونکہ احمد شاہ مسعود انہیں امریکہ میں کبھی داخل نہیں ہونے دیتا، مگر یہ تو خائن حزبی تھے جنہوں نے امریکہ کیلئے راہ ہموار کیا کہ وہ افغانستان میں جا کر وہاں تباہی مچائی اور وہاں کے لوگوں کو ذلیل کیا۔

کس قدر ذلت کی بات ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف یہود ونصاری کا ساتھ دیا جائے، یہ احمد شاہ مسعود تھا جو طالبان کے خلاف لڑتا رہا جس وقت طالبان امریکہ کے ساتھ تھے، اور امریکہ ہی ہے جس نے طالبان کو جنم دیا ہے۔(الطریق الشائک: صفحات مطویہ من الجہاد الافغانی ص ۱۱۱)۔

- میں نے خود اپنے کانوں سے سنا علامہ فقیہ سالم بن سعد الطویل حفظہ اللہ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ عبدالرحمن بن یوسف بن عبدالصمد رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے لڑائی کے دوران فلسطین میں صوفیہ کے شیوخ کو دیکھا کہ وہ انگریزی فوجی ٹینکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، انکی مدد کررہے ہیں اور مجاہدین کے ٹھکانوں اور گھروں کا راستہ بتارہے ہیں۔

-مصر محدث کبیر علامہ احمد بن شاکر مصری (ت ۱۳۷۷ھ) رحمہ اللہ نے کہا کہ حسن بنا اور اخوان المسلمون کی تحریک جنہوں نے اسلامی دعوت کو تخریبی مجرمانہ دعوت میں تبدیل کر دیا، اس تنظیم پر کمنسٹ اور یہود خرچ کرتے ہیں، ہم اسے یقینی طور پر جانتے ہیں۔

(تقریر شؤون التعلیم والقضاء، ص ۴۸)۔

آپ نے یہ بات ۷۵ / سال پہلے کہی ہے، یعنی ۱۳۶۸ھ میں، اور میں کہتا ہوں کہ اخوانیوں کے تعلقات کفار کے ساتھ اب کوئی ڈھکے چھپے نہیں رہ گئے اسے خود اخوانیوں ہی نے اب ایکسپوز کر دیا ہے بطور خاص ان اخوانیوں نے جنہوں نے اس تنظیم کو چھوڑ دیا۔

یہ دیگر گمراہ اور بدعتی جماعتوں کی طرح ایک گمراہ جماعت ہے، یہ بھی اعدائے اسلام کے آلہ کار ہیں جو عالم اسلام کے اندر مسلمانوں کو کمزور کرنے کیلئے برپا کئے گئے ہیں۔ان کی اکثریت ممکن ہے اس سے لاعلم ہو مگر ان سرغنہ اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔

-دکتور علی بن محمد شریعتی نے کہا کہ یہ بالکل واضح ہے کہ صفویہ (روافض) اور مسیحیہ کے درمیان مضبوط تعلقات ہیں، ان دونوں کا ہدف ایک ہی ہے وہ یہ کہ کیسے اسلامی سلطنت کو ختم کیا جائے جو کہ فی الواقع یورپ کیلئے خطرہ ہے۔

شریعتی ایک معروف ایرانی مفکر اور اسکالر ہے جسکی وفات ۱۳۹۶ھ میں ہوئی ہے، اس نے یہ بات اپنی کتاب ”التشیع العلوی والتشیع الصفوی ص ۲۰۶“ کے اندر کہی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بدعات اور گمراہیوں کا چہرہ بہت سیاہ اور قبیح ہوتا ہے، مگر خوبصورت مکھڑے سے اسے چھپا دیا جاتا ہے، جسکی حقیقت صرف اہل بصیرت اور مخلص علماء ہی سمجھ سکتے ہیں، اب ایسی صورت میں اہل علم کا کام اسی مکھڑے کو ہٹانا اور انہیں ایکسپوز کرنا ہے، تاکہ انکا حقیقی قبیح چہرہ سب کیلئے ظاہر ہوسکے۔

موجودہ دور میں یہ مکاری اور گمراہی اپنے شباب پر ہے، اسے تلاش کر لکھنے سے بحث طویل ہوجائے گی، آج کل سیریا، عراق اور یمن وغیرہ میں جو ہو رہا ہے یہی سب سے بڑی دلیل ہے بدعت کس قدر قبیح اور اہل بدعت کس قدر اسلام کیلئے نقصان دہ ہیں۔ بلکہ یہ تمام ادیان وملل کے مقابلے سب سے زیادہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرہ ہیں، اللھم قد بلغت، اللھم فاشھد، والحمد للہ رب العالمین۔

*کیا یہ اسلام میں سے ہے؟!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قبر کے تعلق سے اہل علم کا اختلاف ہے، معروف یہی ہے کہ آپ کوفہ کے اندر قصر الامارہ میں دفن ہوئے تھے، پھر آپ کی قبر چھپا دی گئی، تاکہ خوارج اسے اکھاڑ نہ لے جائیں جو آپ کی تکفیر کرتے تھے، اور آپ کے قتل کو جائز ٹھہراتے تھے، کیونکہ آپ کا قاتل عبد الرحمن بن ملجم مرادی

خوارج ہی میں سے تھا۔(مختصر الفتاوی المصریہ:۱/ ۳۶۳)۔

-حافظ ابن کثیر نے رحمہ اللہ نے کہا کہ خلاصہ یہ کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جمعہ کی شب فجر کے وقت شہید کئے گئے، یہ ۱۷/ رمضان ۴۰ھ کی تاریخ تھی، وفات کے بعد آپ کے لڑکے حسن رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھائی اور ۹/تکبیرات کہے، اور کوفہ کے اندر قصر الامارہ میں دفن ہوئے تاکہ خوارج آپ کی لاش اکھاڑ نہ لے جائیں، اس تعلق سے یہی مشہور ہے۔(البدایہ والنہایہ:۱۱/ ۲۰)۔

-میں کہتا ہوں کہ آپ امیر المومنین اور چوتھے خلیفہ راشد تھے، اپنے وقت میں سب سے افضل تھے رمضان کے مقدس ماہ میں آپ کو قتل کیا گیا!!

ایسی خبیث حرکت یہود ونصاری اور مجوس بھی نہیں کریں گے، مگر نفس پرست بدعتی کلاب النار خوارج نے یہ سنگین حرکت بھی کی ہے۔

تم البحث والحمدللہ، وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔



فہرست موضوعات

